قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ط

الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی خط و کتابت منیجر

الفضل کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ملکوں سے

پانچ روپیہ

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱ - ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۳۲ ہجری - بروز بدھ - نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خیر و عافیت سے ہیں۔

الوان خلافت

۶ ردسمبر کو حضور نے سورہ زخرف کا ابتداء پڑھ کر فرمایا۔ کہ انا جعلنا قرآنا عربیا میں جعلنا پر بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں میں ایک فرقہ قرآن کو مخلوق اس بنا پر کہتا ہے۔ امام احمد حنبل فرماتے تھے کہ جعل کا لفظ بولو نہ کہ خلق کا جعلناہ کے معنے بیّناہ (بیان کیا ہم نے) ان معنوں کے رد سے کوئی مشکل نہیں پڑتی۔

۲۔ انہ فی ام الکتب کے متعلق فرمایا۔ کہ اس پر بھی مفسرین نے بہت بحث کی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا۔ اور اس کے معنے سمجھائے کہ الکتب سے مراد تورات ہے۔ اور ام کے معنے محکمات۔ تو مطلب ہے۔ کہ قرآن مجید کی پیشگوئی تورات کے محکمات میں موجود ہے چنانچہ استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸ کو پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔

۳۔ فرمایا۔ افنضرب عنکم الذکر صفحا سے ما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بہا الاولون کے معنے حل ہوتے ہیں۔ فرمایا جیسے تمہارے خطاکار ہونے سے ہم اس قرآن مجید کے بھیجنے سے نہیں رک سکتے ایسے ہی نشانات بھیجنے سے ہمیں یہ بات نہیں روک سکتی۔ کہ پہلوں نے جھٹلایا۔

۴۔ فرمایا۔ ہم بچپن سے سنتے تھے۔ کہ گھوڑے کی ایک رکاب میں پاؤں رکھ کر دوسری میں رکھنے تک مولیٰ مرتضیٰ قرآن مجید پڑھ لیا کرتے اب اسکا مطلب سمجھ میں آیا۔ کہ جزء قرآن بھی قرآن ہے۔ پس اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ آیت سبحن الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھ لیتے تھے۔

۵۔ فرمایا۔ علماء میں بحث ہے۔ کہ جس گاؤں میں طاعون ہو۔ اسکے باشندوں کو باہر ڈیرا لگانا چاہئے۔ یا نہیں۔ فانشرنا بہ بلدۃ میتا سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے کیونکہ بارش اس گاؤں کی زمینوں کو تر و تازہ و شاداب کرتی ہے نہ مکانوں کو۔ پس گاؤں سے نکل کر اس کی زمین میں ڈیرہ لگانا منع نہیں۔

آمد مہماناں ۔ سب مہمان اپنے اپنے بسترے ہمراہ لایا کریں۔ کابل سے عبداللہ خاں۔ سید محمد اکبر سید لال محمد صاحبان۔ ضلع شاہ پور سے ملک فضل حسین صاحب مدرس نفر ضلع گورداسپور سے بڈھے خان۔ بہیر شاہ۔ رحیم بخش۔ غلام علی فضل الدین صاحبان۔ جموں سے رحیم بخش سوداگر۔ ترنتارن سے کرم دین نو مسلم۔ ملتان سے مولوی حامد سلطان صاحب۔ ضلع حصار سے نور دین و میر محمد۔ فرخ آباد سے قائم گنج سے مولوی عبدالغنی صاحب۔ ضلع ہزارہ سے پیر علی شاہ و عبداللہ شاہ۔ گوجرانوالہ سے فضل دین صاحب عطار۔ مطالب پور سے چوہدری فیض احمد و قادر بخش کپورتھلہ سے عبدالرحمن۔ ریاست جموں سے عبدالواحد۔ ڈیرہ دون سے مہدی حسین صاحب۔ جھنگ سے تاج محمد۔ سیالکوٹ سے محمد اکبر۔ امرتسر سے عبدالواحد ضلع ٹھٹھہ سے غلام مولیٰ صاحبان تشریف لائے۔

متفرقات ۔ بٹالہ سے بیرنگ ہائی سکول کی ٹیم ۳ ردسمبر کو قادیان آئی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ٹیم نے اس پر فٹ بال میں سات گول کئے۔ اور ہاکی میں پانچ ۔ ۸ ردسمبر کو اے۔ ایل۔ او۔ ای ہائی سکول کی ٹیم بٹالہ سے آئی۔

رپورٹ ماہواری صدر انجمن سے ظاہر ہے۔ کہ بیت المال قریباً چار ہزار روپیہ کا اور مدرسہ احمدیہ بارہ سو اٹھتر روپیہ کا اور مقبرہ دو ہزار دو سو ستر روپیہ کا اشاعت چار سو روپیہ کے مقروض ہیں۔ احباب توجہ فرماویں

جلسہ سالانہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر ۱۹۱۳ء کو مقرر ہوا ہے

(رپورٹر)

باہتمام میرزا عبدالغفور بیگ منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے لئے چھپ کر شائع ہوا۔

ہندوستان کی خبریں

—— خواجہ الطاف حسین صاحب حالی وجع مفاصل سے نازک حالت میں ہیں +

—— خالصہ برادری نے ٹپالہ کے راجہ بھوانی سنگھ ایم۔اے دور نور دبیگم کو شدھ کیا +

—— راجپوتانہ کی دو ریاستوں ڈونگا پور اور بانس واڑہ میں دس ہزار بھیل سرحد پر اکٹھے ہوئے۔ ریاستوں نے گورنمنٹ کی مدد مانگی ہے۔ اندیشہ ہے۔ کہ بھیلوں اور سرکاری فوج میں جنگ نہ ہو جائے +

—— کلکتہ کے انکشاف بم سازی میں پولیس نے چارلز مو کو عدالت جائینٹ مجسٹریٹ علی پور میں پیش کیا۔ ضمانتوں کی درخواست نامنظور ہوئی +

—— دیو سماج سے پنڈت دیو رتن نکلے۔ ڈاکٹر پرسرام نے استعفا دیا۔ پھر لالہ گردھاری لال ڈپٹی کلکٹر نے علیحدگی اختیار کی اب لالہ تاراچند اگروال نے استعفا دیدیا +

—— پنجاب چیف کورٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو ۲۶ انڈر گریجوایٹ سنہ ۱۹۱۲ء لاء کالج میں شامل ہو کر سنہ ۱۹۱۳ء میں پاس نہیں ہو سکے وہ سنہ ۱۹۱۴ء میں امتحان مختاری میں شریک ہو سکیں گے۔ ان کے سوا کوئی شامل نہ ہو سکیگا +

—— کامرس بنک لائل پور نے اپنا کاروبار بند کر دیا +

—— مسٹر گیٹ کمشنر مردم شماری کی رپورٹ ماہ حال کے ختم ہونے سے پیشتر گورنمنٹ میں پیش کر دیجائیگی +

—— افیون کا بارہواں نیلام ۲ر دسمبر کو کلکتہ میں ہوا۔ افیون بہار کے سو صندوق تھے۔ کل قیمت ایک لاکھ تریپن ہزار وصول ہوئی۔ کل آمدنی کی میزان ۲۶۷۵ روپے ہوتی ہے +

—— انڈین سپیشی بنک بمبئی کے نام ۲۰ لاکھ روپیہ کے موتیوں کا ایک پارسل باہر سے آیا تھا۔ پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی نے فرمایا۔ کہ عدالت کے حکم کے بغیر پارسل نہیں دیا جا سکتا +

—— مندرجہ ذیل تین اصحاب امتحان مقابلہ اکسٹرا اسسٹنٹی میں کامیاب ہوئے۔ لالہ رام لال بٹرا بی۔اے ایل۔ایل بی پنڈت تیکراج ترکھا ایم۔اے۔ اور خان فیض محمد خاں بی۔اے ایل۔ایل بی +

—— انسپکٹر جنرل جنگلات کے عہدہ کی تخفیف کا معاملہ جو ایک وقت گورنمنٹ کے زیر غور تھا۔ ترک کر دیا گیا ہے +

—— جنرل سر بیوچیمپ ڈف آئندہ کمانڈر انچیف ہندوستان

کو بمبئی پہونچیں گے +

—— گورنمنٹ ہند کے مختلف دفاتر سکرٹریٹ ہفتہ رواں میں دار السلطنت دہلی میں کھل جائیں گے +

—— پچھلے ہفتہ خضر پور (کلکتہ) کی گودی کے تین شیڈوں میں آتشزدگی واقعہ ہونے سے نصف لاکھ کا نقصان ہو گیا +

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال نے استمراری بندوبست میں تغیر و تبدل کرنا منظور نہیں کیا ہے +

—— سپرنٹنڈنٹ پی۔ او کمپنی بمبئی نے ظاہر کیا ہے۔ کہ آئندہ اس کمپنی کے میل سٹیمر ۱۳ دن میں لنڈن اور بحری راستہ سے ۱۹ دن میں بی متوقع اور بیس روز میں لنڈن وارد ہو جائے گا +

—— ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ نے بنگالی و اردو کی دس کتابوں کے متعلق ضبطی کا حکم صادر فرمایا ہے +

—— پنڈت سری لال سشن جج نارسی پور کا عدالت میں بیٹھے بیٹھے انتقال ہو گیا +

—— میسور میں حضور وائسرائے کے دورہ میں جو دو بنگالی گرفتار ہوئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگلور میں انھوں نے ناجائز لاٹری کا دفتر کھول رکھا تھا۔ سترہ ہزار چھ سو کتابیں جن میں سے ہر ایک میں گیارہ گیارہ لاٹری کے ٹکٹ تھے۔ پولیس کے ہاتھ آئیں +

—— ریاست کچھ کو انجار بھچن شاخ ریلوے نکالنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ کچھ ریلوے کی تقریباً ۲۴ میل لمبی برانچ ہوگی +

—— حضور وائسرائے ۵ر دسمبر (جمعہ) کی صبح کو دہلی میں پہنچ گئے +

—— (بمبئی ۵ر دسمبر) بمبئی گورنمنٹ نے حسب ذیل کتب کو قابل ضبطی سرکار قرار دیا ہے +

جنگ بلقان جلد اول مرتبہ منشی مصطفےٰ سید علی ساکن نوساری مطبوعہ گجرات پرنٹنگ پریس احمد آباد۔ (۲) کانپور کی خونی داستان۔ مرتبہ مولوی خواجہ حسن نظامی دہلوی چیف ایڈیٹر اخبار توحید میرٹھ +

—— برقی پیغام مورخہ ۳ر دسمبر ہے کہ بمبئی ہولٹ جہاز ران کمپنی کا جہاز ڈیتھی سی۔ ایس (معہ ۱۱۰۰) حاجیوں کے بحیرہ احمر میں جبل طیر کے شمال میں (۲۵) میل کے فاصلہ پر خشکی میں پھنس گیا ہے۔ کیونکہ اس کا ڈانڈ ٹوٹ گیا ہے۔ اب اس کی مدد کے لئے ایک جہاز بھیجا گیا ہے +

—— (بمبئی ۴ر دسمبر) بمبئی اینڈ پرشیا کمپنی کا جہاز ہمایوں قرنطینہ کا جھنڈا اڑاتا ہوا ۲ر ماہ حال کو جدہ سے یہاں پہنچا۔ اس پر (۲۴۷) حاجی سوار ہیں۔ جہاز کویت بھی (۱۱۰۰) حاجیوں کو لیکر قرنطینہ کا پھریرا اڑاتا ہوا پہنچا۔ آج حاجی خشکی پر اتارے گئے ہیں یہ

—— ہز ایکسلنسی وائسرائے نے یکم دسمبر کو بانکی پور میں صوبہ بہار کے ہائیکورٹ کا سنگ بنیاد رکھا +

ممالک غیر

—— حرم شریف (خانہ کعبہ) میں خطیب نے خطبہ حج میں جب سلطان کا نام لیکر دعا شروع کی۔ تو ایک شخص تلوار لے کر مارنے اٹھا۔ بچانے والے خوجہ و ترک کو زخمی کیا۔ بہت سے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر امن ہو گیا +

—— لنڈن میں عید الضحےٰ ۱۰ر نومبر کیکسٹن حال میں سوا سو مسلمانوں نے بہ امامت خیر الدین آفندی ادا کی۔ خطبہ ہو جانے کے بعد خواجہ کمال الدین اٹھے۔ اور فلسفہ عید قربان پر وعظ کہا۔ مسٹر ظفر علی خان نے لنڈن کے کسی مرکزی مقام میں جمع ہو کر جمعہ پڑھنے کی تحریک کی +

—— (لنڈن ۴ر دسمبر) تازہ جوڈیشل فیصلوں کی وجہ سے گورنمنٹ کینیڈا آئندہ سشن قانون سازی میں برٹش کولمبیا میں اہل مشرق کے داخلہ کو محدود کرنے کی نسبت مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے +

—— (لنڈن ۴ر دسمبر) مسز پنکھرسٹ کے نیویارک سے واپس آنے پر اسے خاموشی سے پلائموتھ میں گرفتار کر لیا گیا +

—— (ڈربن ۴ر دسمبر) نیٹال انڈین ایسوسی ایشن کا بیان ہے۔ کہ جیل ڈربن میں پچاس ہندوستانی قیدیوں نے غذا و کپڑوں کے متعلق شکایات کا انسداد و دادرسی کے لئے بھوک کا ارادہ کیا ہے +

—— (لنڈن ۴ر دسمبر) مینوئل معزول شاہ پرتگال اپنی عروس کے ساتھ سگمارنجن سے انگلستان روانہ ہوئے +

—— مدینہ منورہ زاد اللہ تعظیمہا۔ ۴ر دسمبر ۵ بجے شام یہاں یکم محرم الحرام کو ہز امپیریل میجسٹی جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے شیخ عبد العزیز صاحب شاویش نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا +

—— گریٹ برٹن میں اس وقت سولہ سترہ سو ہندوستانی طلباء موجود ہیں۔ جن میں سے ۴۴ کمیٹی کے زیر نگرانی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان ۔ بروز بدھ ۔ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء

جلسہ سالانہ!

ہر شعبہ علم اور ہر فن کی ترقی کے لئے اس علم اور اس فن کے ماہرین کا اجتماع نہایت ضروری اور لابدی امر ہے۔ اور جبتک مختلف طور پر کام کرنے والے لوگ ایک وقت معین پر اکٹھے ہو کر خیالات کا تبادلہ نہیں کرتے ترقی نہایت محدود ہو جاتی ہے۔ اور کامیابی کی راہیں بند ہو جاتی ہیں اس لئے ہر مذاق اور طبیعت کے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق جلسہ یا میلہ مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ جن میں جمع ہو کر وہ اپنے اپنے ہم خیالوں سے ملکر تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ و مستفید ہوتے ہیں۔ اور چونکہ تمام انسان مختلف قوتیں اور طاقتیں رکھتے ہیں۔ اس لئے جب ایک مسئلہ پر چند آدمی مختلف پیرائوں میں غور کرنا شروع کرتے ہیں۔ تو ہر ایک کوئی نئی بات دریافت کر لیتا ہے پس جب وہ آپس میں ملکر اپنی اپنی تحقیقات بیان کرتے ہیں۔ تو انمیں سے ہر ایک انسان بہت سے ایسے علوم سے آگاہ و واقف ہو جاتا ہے جو اسکے فکر و غور میں نہ آسکتے تھے۔ اور جن سے اسوقت تک وہ محض ناواقف تھا پس ایک فن کے لوگوں کا آپس میں جمع ہو کر تبادلہ خیالات کرنا اس لحاظ سے نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ کہ اس سے علم کامل ہو جاتا ہے۔ اور مختلف دریافتیں جو مختلف لوگوں نے کی ہوتی ہیں۔ سب لوگ اس سے مجموعی حیثیت میں واقف ہو جاتے ہیں۔

جنکے دماغ کمزور اور فہم ناقص ہوتے ہیں۔ وہ ان اجتماعوں سے یہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کہ جن باتوں کو وہ سمجھ نہیں سکتے تھے اور جن اسرار تک انکا دماغ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ وہ انہیں دوسروں کی زبانی معلوم کر لیتے ہیں۔ اور محققین کی تحقیقات سے انہیں بھی نفع پہنچ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسوقت یوروپ میں جو ہر قسم کے علوم کی کان ہے ہر علم اور ہر فن کے لوگوں کے جلسے ہوتے ہیں۔ جنمیں مشہور مشہور ارباب فن خاص خاص مضامین پر اپنی تحقیقات بیان کرتے ہیں۔ اور کامل غور و فکر کے بعد صحیح نتائج پر پہنچنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے جن جن امور کیطرف خاص توجہ کی ضرورت سمجھی جائے انہیں نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اور وہاں سے جا کر سب علماء فن سال بھر تک ان مسائل پر غور کرتے رہتے ہیں اور پھر جلسہ کے موقعہ پر اپنی تحقیق سناتے ہیں۔ اور اسیطرح ہر علم روز بروز زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر سال کا اجلاس مفید معلومات میں ایک بیش بہا اضافہ کرنیوالا ثابت ہوتا ہے۔

علمی مجالس کے فوائد دیکھ کر مختلف مذاہب نے بھی ایک وقت معین پر اپنے اپنے فرقہ کے جلسوں کا رواج دینا شروع کر دیا ہے چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جسقدر مختلف مذاہب یا فرقے ہیں۔ سب کے سالانہ جلسہ مقرر ہیں۔ غیر احمدی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسوں میں جمع ہو کر اپنے تعلیمی و سیاسی فوائد کی نگرانی اور ترقی پر غور کرتے ہیں۔ ہندو ہندو سبھا کے جلسوں میں اپنے خاص حقوق کی نگہداشت پر تدبر کرتے ہیں۔ سکھ بھی ہر سال جمع ہو کر آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ آریوں کی گھاس خور اور ماس خور پارٹیاں بھی ہر سال اپنے جلسے کرتی ہیں۔ مسیحی لوگوں کی بھی ایک عالمگیر کانفرنس ہوتی ہے۔ غرض کہ ہر ایک قوم و مذہب کے لوگ معین اوقات پر اکٹھے ہو کر آپس میں تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے مذاق کے مطابق فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کا بھی ایک سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ اور ابتداء ایام سے سوائے ایک دفعہ کے دسمبر کی چھٹیوں میں ہوتا ہے مگر اس جلسہ کی وہ اغراض نہیں جو دنیا کی اور مجالس کی ہیں۔ بلکہ یہ اپنے اندر ایک نرالی شان رکھتا ہے۔ اور اس مضمون میں میں اسیکیطرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ تا کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھا کر ابدی نجات حاصل کرے۔

اگر کوئی شخص جلسہ میں شامل ہوتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ میں کیوں ان سردی کے ایام میں اپنا گھر چھوڑ کر روپیہ خرچ کر کے قادیان آیا ہوں۔ تو اسنے اپنے وقت کو ضائع کر دیا۔ اور روپیہ کو برباد کر دیا۔ اور اگر کوئی شخص یہاں آئے اور بغیر ان فوائد کے حاصل کئے یہاں سے چلا جائے جنکے حصول کیلئے اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ تو اسنے اپنی جان پر ظلم کیا۔ کیونکہ وقت اور روپیہ دونوں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔ اور اس جلسہ میں شامل ہونیوالے کو دونوں نعمتیں خرچ کرنی پڑتی ہیں۔ پھر جو شخص خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دو نعمتوں کو خرچ کرے۔ اور انکے بدلہ میں کوئی نفع نہ اٹھائے۔ تو وہ کیسا بیوقوف یا بدقسمت ہے۔

سنو! اے قادیان میں آنیوالو۔ اے جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالو کہ تم قادیان کسی میلہ پر نہیں آتے یہاں اس لئے نہیں آتے کہ اس جگہ خرید و فروخت کر کے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ قادیان کوئی تجارتی منڈی نہیں کہ تم یہاں سے اپنے سال بھر کی ضروریات خرید کر لیجاؤ۔ تم اس لئے یہاں نہیں آتے کہ یہاں کوئی تماشہ یا کھیل ہوتی ہیں۔ اس لئے یہاں آتے ہو کہ یہاں کوئی بڑی نمائش ہوتی ہے نہیں تم اسلئے نہیں آتے کیونکہ ان باتوں میں سے تو یہاں کوئی بھی نہیں پھر تم کیوں آتے ہو۔ کیونکہ جب سردی زور پر ہوتی ہے اور جب مدتوں کی محنت کے بعد کچھ دن رخصت کے تمہیں ملتے ہیں۔ تو تم اپنے گھروں میں آرام نہیں کرتے بلکہ روپیہ خرچ کر کے قادیان میں جمع ہو جاتے ہو۔ آخر وہ کیا چیز ہے جسکی تلاش میں تم یہاں پہنچے ہو کیا ایک عالم کے طور پر کیا دنیاداری کے لحاظ سے کیا بنارسی کے کیا لوگوں کو اپنی قوت دکھانے کیلئے کیا مختلف بلاد کے دوستوں سے ملنے کیلئے کیا اسلئے کہ مختلف بلاد کیلئے ایک قومی چندہ کی جمع کر جاؤ نہیں ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں اور اگر تم ان خیالات سے یہاں آئے ہو تو اپنے اوقات اور اپنے روپیہ کو ضائع کرتے ہو۔

ہاں تم میں سے بعض کہینگے۔ کہ ہم دین کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ ہماری یہ غرض ہوتی ہے کہ ہم سلسلہ کے بزرگوں کا کلام سنیں۔ اور ہم ہمیشہ جو بزرگ ہیں انکی باتوں سے مستفید ہوں۔ مگر میں نہیں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے کیونکہ ان ایام میں جماعت کا سردار کوئی خاص باتیں کرتا ہے لیکن سنے سے تو ہمیشہ ہی پاک باتیں نکلتی ہیں اور اسکی زبان تو ہمیشہ ہی معرفت کی باتیں ہمیں سناتی ہے۔ پھر خاص ایام میں تمام جماعت کا جمع ہونا کیا وجہ تھی۔ جب کبھی بھی کوئی آئے وہ خلیفہ کی باتیں سن سکتا ہے اسیطرح دوسرے لوگوں سے کچھ بھی ہوتے رہتے ہیں مگر انکی ان تقریروں کے سننے کیلئے لوگ جمع نہیں ہوتے۔ پھر ان دنوں میں کیوں جمع ہو جاتے ہیں حالانکہ کوئی اعلان نہیں ہوتا کہ فلاں فلاں شخص تقریر کرینگے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی یہی حال تھا آپکی باتیں تو ہمیشہ ہی مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی تھیں پھر خاص جلسہ کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیشہ لوگ آتے اور فائدہ اٹھاتے۔

اے نیک دل اور پاکباز انسانو! سنو اور آئندہ کیلئے ہوشیار ہو جاؤ کہ اسمیں ایک حکمت تھی۔ اور ایک معرفت کا نکتہ تھا۔ جسے سمجھنے والے سمجھتے ہیں اور جو سمجھتے ہیں وہ فائدہ اٹھاتے ہیں قادیان ایک گمنام گاؤں تھا جسے اپنے ضلع میں بھی لوگ نہیں جانتے تھے ایسے میں خدا نے ایک شخص کو چنا جس کا دادا واقف تھی اور جو تنہائی میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا خدا نے جب اسے چنا اور زندگی دی تو اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالا۔ پہلے اسے مریم بنایا اور مریم کے بعد نفخ روح کر کے اسے مسیح کا خطاب دیا۔ کیونکہ خدا نے اپنے ہاتھ سے اسے چھوا اور اپنے پاس سے اسے برکت دی اپنے فضل کا تیل اسپر چھڑکا۔ پس وہ مسیح ہوا تا دنیا کو آسمانی رنگوں میں رنگدے اور زمینی آلائشوں سے پاک کرے دنیا کے لوگوں نے اسے پہچانا اور اسکی مخالفت کی اور چاہا کہ اسے اپنے پاؤں تلے روند دیں مگر خدا نے اسے کہا کہ یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق۔ دور دور سے تیرے پاس تحفے آئیں گے۔ اور دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے حتی کہ رستے گھس جائینگے جب اسنے خدا کا یہ وعدہ لوگوں کو سنایا۔ وہ تنہا تھا اور کل دنیا اسکی دشمن تھی۔ مگر وہ دنیا میں خدا کیطرف سے ایک تنہا جو سمجھتا تھا۔ اور ایسی حق آواز سے بجاتا تھا کہ جنکے دل ذرا بھی سعادت رکھتے تھے۔ وہ اسکی آواز سنکر خود بخود اسکی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ باوجود لوگوں کی مخالفت کے سعید روحیں اسکیطرف کھنچی چلی آتی تھیں اور تلواروں کے سائے سے گذر کر بھی لوگ پہنچے۔ پس خدا نے چاہا کہ لوگوں پر حجت قائم کرے اور انہیں دکھائے کہ جو اسکے نام لیوے ہوتے ہیں وہ انکی کیسی عزت کرتا ہے۔ اور انکا نام کیسا بلند کرتا ہے تا وہ سرکشوں کے دلوں میں بھی تحریک پیدا ہو۔ اور وہ بھی خدا کے نیک بندوں کیلئے اپنے آپ کو قربان کر دیں تا انکے جسموں میں بھی نفخ روح ہو۔ اور زمینی روح کے گھسانے آسمانی روح سے فوز ہو گئے جائیں۔ پس تمہارے ایک وقت پر جمع کئے جانیکی یہ غرض تھی تا تم اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ کہ جو خدا کے ہو جاتے ہیں خدا انکی کیسی تائید کرتا ہے۔ دوسرے اوقات میں بھی یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ مگر یہ دن اپنی اہمیت میں خاص شان رکھتے ہیں۔ پس اے جلسہ میں شامل ہونیوالو! دیکھو اور سمجھو کہ کیسے ناموافق حالات میں خدا اپنے بندوں کو بڑھاتا ہے۔ اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو انکا غلام بنا دیتا ہے۔ اور اس نظارہ کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور اس سے جو آسمان پر ہے۔ تعلق پیدا کرو۔ کہ اس سے زیادہ مبارک کام اور کوئی نہیں۔

الاخبار والآراء

ترکوں نے کیا کچھ کھویا

۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک پینتیس ۳۵ سال کے عرصہ میں جو کچھ کھویا۔ اس کی تفصیل پڑھنے سے دل پر ایک چوٹ لگتی ہے۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ ہنگری سے لیکر بوسنہ۔ ہرسک۔ رومیلیا البانیہ۔ سربیہ۔ بلغاریہ۔ رومانیہ۔ مالڈیویہ۔ سواحل بحر اسود سے لے کر کاکیشیا تک کے تمام ممالک یدلیسان۔ قریمیہ۔ کوہ قاف کے اکثر حصے جارجیہ سے داغستان تک کی ولائتیں مسلمانوں کے قبضہ میں تھیں۔ یا اب یہ حال ہے کہ یورپ میں سوائے قسطنطنیہ۔ ایڈریانوپل اور مضافات شتلجہ کے ترکوں کے پاس اور کچھ نہیں۔ اگر اس کے ساتھ ماوراءالنہر و ترکستان کے علاقے۔ مراکش۔ وسطی جنوبی و شمالی ایران کو ملا لیا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ ساٹھ پانچ کروڑ رعایا مسلمانوں کی حکومت سے نکلکر اجانب کے ماتحت چلی گئی۔

آہ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم کی دعا مانگنے والوں کا یہ حال ہو۔ اللہ تعالےٰ ظالم نہیں۔ وہ تو اپنے کلام میں فرما چکا ہے۔ ان اللہ لایغیر ما بقوم حتےٰ یغیر ما بانفسہم

ہمارے اسلامی کتب خانے

حساب کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قسطنطنیہ کے مشہور ترین کتب خانے اکتیس ہزار چار سو ستر مجلدات ہیں تفسیر کی پانچ ہزار دو سو ننانوے۔ ادب کی پانچہزار سات سو سولی اور لغت کی سات ہزار ایک سو سات کتابیں ہیں۔

اور کتب خانہ خدیو مصر میں چونتیس ۳۴ ہزار پانچسو انیس کتابیں ہیں۔ جس میں تفسیر ایکہزار پانچ سو ایک اور حدیث تین ہزار تین سو ساٹھ۔ اور لغت تین ہزار دس۔ غرض مسلمانوں کا ماضی علوم و فنون سے معمور ہے۔

ہندوستان کے لئے ایک شیخ الاسلام کی ضرورت

زمیندار ہفتہ وار کو مولوی عبداللہ صاحب عمادی ایڈیٹ کرتے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کے لئے ایک شیخ الاسلام کی ضرورت کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ مذہبی معاملات کو منظم صورت میں لانے کے لئے مختلف راہیں اختیار کی جا چکی ہیں۔ جنمیں ایک سبیل شیخ الاسلام کا تقرر اور محکمہ مشیخت اسلامیہ کی تاسیس تھی۔ جو روس۔ فرانس جیسی جابر سلطنتوں میں موجود ہے۔ مگر برطانیہ جیسی عظیم الشان سلطنت میں اسکا نام ونشان نہیں۔ اور آخر یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ یہ حالت مسلمانوں کی بے پرواہی۔ غفلت۔ ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے ہے۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کا جو منصب قائم کیا جائے۔ اس کی کونسل میں ہر ایک اسلامی فرقہ کے قائمقام ہوں۔

اس تجویز کو باقاعدہ طور پر گورنمنٹ کے حضور پیش کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہئے۔ کہ آیا مختلف فرقہائے اسلامی ہندوستان۔ ایک شیخ الاسلام کے فتویٰ کو مان لیں گے۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور مسلمانوں میں شریعت کی پابندی کا کہانتک خیال ہے۔ جن امور میں وہ مطلق آزاد ہیں۔ انیں کہاں تک پاس شریعت کرتے ہیں۔ پھر ہم ہندوستان میں بنا بنایا شیخ الاسلام اور اس کی کونسل بھی دکھا سکتے ہیں۔ صرف ایمان لانے کی دیر ہے۔ کسی جد و جہد کی بھی ضرورت نہیں۔

پنجاب کی فصلی حالت

۱۳-۱۹۱۲ء میں رقبہ زیر آبپاشی ایک کروڑ پندرہ لاکھ پچاس ہزار آٹھ سو بیاسی ایکڑ کو جاہات کا پانی دیا گیا۔ جو زیادہ تر جالندھر۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ مظفرگڈھ کے اضلاع میں تھے۔ اکتالیس لاکھ ایکڑ میں تو گندم ہی تھی۔ لائلپور میں نہری آبپاشی میں کمی واقع ہوئی۔

لیگ و کانفرنس

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ۲۶۔۲۷۔۲۸ کو اور آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ۲۹۔۳۰ دسمبر کو آگرہ میں ہوگا۔ سر آغا خان اور مسٹر امیر علی جو ہندوستان آرہے ہیں دونوں مستعفی ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ جلسے ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ مسلمان بقول ہمعصر وکیل۔ موجودہ مشکلات کو رو بہ اصلاح کرنے کے علاوہ آئندہ کے لئے ایک ایسا پروگرام مرتب کریں گے۔ جو قوم کی حقیقی ترقی کا باعث ہو۔ اور جس سے قوم کے مختلف طبقوں کے غلط راستہ پر پڑ جانے کا اندیشہ جاتا رہے۔

بھگوا نداس کشتہ

یہ خبر ہم نقل کر چکے ہیں۔ کہ دہی کشتہ جسکی نسبت آریہ اخباروں نے پچھلے دنوں یہ خبر اڑائی تھی۔ کہ بڑی کوشش سے اسے احمدی سے آریہ بنایا ہے۔ اور پھر شدھی کے بعد اسے دینا نگر مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر کر دیا۔ اس پر مسافر آگرہ کے ایڈیٹر نے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا۔ اور وہ گرفتار ہو کر آگرہ حوالات میں دیا گیا جب عدالت میں پیش ہوا۔ تو اس نے بقول مسافر آگرہ ۲۸ نومبر کہا۔ کہ میں اردو انگریزی قطعی جانتا ہی نہیں۔ نہ میں آریہ ہوں۔ نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہا۔ نہ ڈی سی۔ پادری ڈاکٹر یا ستارۂ ہند ہوں۔ استغاثہ نے ثبوت بہم پہونچانے میں حرف زرگیر دیکھا عدالت نے شبہ کا فائدہ دیکر ملزم کو چھوڑ دیا۔ عجب معمہ ہے کہ ایک شخص مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے۔ راجپوت گزٹ اور ادب پٹیالہ میں مضامین بھی لکھتا ہے۔ اور پھر ان پڑھ بھی ہے۔ افسوس کہ مقدمہ نہ چلایا گیا۔ اور کشتہ کی اصلیت کا کھوج نہ لگایا گیا۔

آریہ سماج کے سالانہ جلسے

انارکلی سماج (کالج پارٹی) کا جلسہ دیانند اینگلو ویدک مڈل سکول کے احاطہ میں ہوا۔ چندہ کی میزان ستاسی ہزار چھبیس روپے ۲ آنے ایک پائی ہے۔ اس میں پچاس ہزار لالہ لاجپت رائے کا ہے۔ لالہ صاحب نے تیس ہزار اچھوت جاتیوں کے سدھار کے لئے دیا ہے۔ (مسلمان جنکا فرض تدعوں الی الخیر یعنی اشاعت اسلام ہے اپنا فرض پہچانیں) یعنی شدھی کے لئے۔ اور وچھووالی سماج (گورو کل پارٹی) کا جلسہ بھی بڑی رونق سے ہوا۔ اس جلسہ میں پنڈتہ کوشلیا دیوی اور پنڈتہ سوبرا دیوی کے لیکچر بھی ہوئے۔ مہاتما منشی رام جی کے لیکچر میں بیس ہزار آدمی تھے۔ چندہ کی میزان ۱۴ ہزار ۹ سو ۶۲ روپے ہے۔ غور کرنے والے غور کریں۔

سود خوری کے نتائج

صاحب سشن جج الہ آباد نے بابو سر لشیور گھوش مینجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا بنک کو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ جس میں تین ہفتے قید تنہائی بھی شامل ہے۔ جرم یہ تھا۔ کہ خزانچی بنک کے پانچہزار روپے جو امانت تھے۔ وہ اپنے کام میں لایا۔

(۲) بہارگو کمرشل بنک کے آگرہ برانچ کے منیجر مسٹر ڈی۔ بی ولاور کو خیانت اور بنک کی کتابوں میں غلط اندراجات کے الزامات میں ۶ سال قید بامشقت کی سزا ملی۔

۳۔ لودہیانہ کے مقامی بنک موسومہ انڈسٹریل بنک نے زرکی ادائیگی بند کر دی۔

(۴)۔ پشاور بنک کی طرف سے بھی دسٹرکٹ جج ملتان کی عدالت میں دیوالہ کی درخواست گذرنے پر عارضی لیکوڈیٹر مقرر ہوا۔

(۵) لاہور بنک کے لئے بھی سرکاری لیکوڈیشن کے تقرر کا سوال درپیش ہے۔

۶۔ سندھ و بلوچستان کی شاخ کوئٹہ نے ہیڈ آفس کے احکام کے مطابق ادائیگی بند کر دی ہے۔

(۷) سندھ بنک نے بھی اپنی شاخ کوئٹہ بند کر دی۔ اور اس کی شاخ کی جائداد کا نیلام ہوا۔

(۸) مسٹر چینی لال منیجر انڈین سپیسی بنک کی موت ناگہانی طور

پردہ ختم ہوئی۔ اس کے بعد فوراً ہی ڈائرکٹروں کی طرف سے بنک کے بند کرنے کی درخواست عدالت میں پیش کی گئی۔

ایک دلاّل کے بیان سے مسٹر چنی لال کے کاروبار نقرہ کی تعداد ۵ لاکھ پونڈ۔ اور بنک کے نقصان کی تعداد اسیقدر معلوم ہوتی ہے۔ جو مسٹر سیٹھنا نے اپنی درخواست میں بیان کی تھی۔ ہیرا لال جس کے پاس چاندی کے کاروبار کی پرائیوٹ کتابیں رہتی تھیں۔ اس نے بیان کیا۔ کہ مسٹر چنی لال فرضی ناموں سے چاندی کے بڑے بڑے سودے کیا کرتے تھے۔ اور اس خرید فروخت کے نقصانات پورا کرنے کے لئے بنک سے بڑی بڑی رقوم دی گئیں۔ ایڈوکیٹ جنرل نے ظاہر کیا ہے۔ کہ بنک میں نقد موجودہ باون ہزار ہے اور اس روز کی دینداری ڈیڑھ لاکھ ہے۔ بنک کی شاخوں کے بند ہو جانے سے سخت سنسنی پھیل رہی ہے۔

پبلک سروس کمیشن میں محکمۂ تعلیم کے متعلق

جو شہادت آنریبل جسٹس شاہ دین نے دی۔ اس میں ایک یہ تحریک ہے۔ کہ ایک افسر مسلمانوں کی خاص ضروریات کی نگرانی کے لئے مقرر کیا جائے۔ اور اس کی تنخواہ مسلمان ادا کریں۔ اور یہ تجویز عارضی ہو۔ اکثر حلقوں میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ اور اسے پسند نہیں کیا جاتا۔ کہ اس آفیسر کی تنخواہ مسلمان اپنی گرہ سے دیں۔ چاہتی ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہی رعایا کے ایک پسماندہ فرقہ کی امداد کرے۔ مگر صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب۔ نے بھی یہی رائے دی ہے۔ کہ اس افسر کی تنخواہ جو ڈائرکٹر صیغہ تعلیمات کے ماتحت ہوگا۔ مسلمان ادا کریں۔ تو کچھ حرج نہیں۔ اس خرچ کے مقابل میں فائدہ بہت ہوگا۔

بھاٹ کو انعام

اب تو ان لوگوں کی چنداں قدر نہیں پچھلے زمانہ میں یہ لوگ قومی تاریخ کو محفوظ رکھنے والے تھے۔ ۲۲ نومبر کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر سرگودہا تشریف لائے۔ ایک بھاٹ مسمی رحیم بخش نے اپنا قصیدہ بمدح حضور شہنشاہ سنایا۔ پھر ہز آنر کی ہسٹری سنائی۔ اس پر اسے اپنے دست خاص سے انعام اور پرچہ خوشنودی دیا۔

نئے طریق کی بدمعاشی

دنیا میں کوئی جرم نیا تو نہیں۔ مگر ہیئے وقوع کے لحاظ سے نئی نوعیت اختیار کر لیتا ہے۔ تین اشخاص بالزام قتل سپرد سشن ہو کر دو کنسٹیبلوں کی حراست میں جہلم لائے جا رہے تھے۔ رستے میں ایک ملزم نے کہا میں بیمار

ہوں۔ پھر وہ ایسا ضعیف بنا۔ کہ بغیر سواری کے چلنے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً ایک کنسٹبل گاؤں سے گدہی کا بندوبست کرنے گیا۔ پیچھے ہر سہ ملزمان نے دوسرے کنسٹبل کو زود کوب کی۔ اور اس سے چابیاں چھین کر اپنی ہتھکڑیاں اتار فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ ڈاہمن کے قریب شام کے وقت ہوا۔

دہلی دار السلطنت

قلعہ دہلی میں شہنشاہان مغلیہ کے شاہجہانی زمانہ کے فرنیچر و ساز و سامان کی آراستگی کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا۔ امید ہے۔ کہ یہ کمرہ نہایت دلچسپی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ دوسری خبر دہلی کے متعلق یہ ہے۔ کہ مسٹر لٹینز اور مسٹر بیکر نقشہ بندان امپیریل دہلی پچھلی ولائیتی ڈاک کے جہاز سے پھر ہندوستان تشریف لے آئے۔ اپنی موجودہ قدث میں یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ شہر دہلی کی جنوبی سمت میں جن مواقع پر مختلف عمارات بنانے کی تجویز کی گئی ہے ان کی زمین کی برسات کے بعد کیا حالت رہتی ہے یہ معائنہ چند ہفتہ میں ختم ہو جائے گا۔ اور پھر اس کے بعد تعمیر دار السلطنت کا کام سرگرمی سے شروع ہو سکیگا۔

پولیس کی کارگذاری

وزیر آباد کے متصل ایک گورہ ٹرین میں بہت بیرحمی سے قتل ہوا تھا۔ اسوقت اس کے قاتلوں کا کچھ سراغ نہ ملا۔ اور نہ بظاہر حالات ایسی امید تھی۔ آخر پولیس نے دو پٹھانوں کو گرفتار کیا۔ اور سشن جہلم نے ۲۹ نومبر کو انہیں پھانسی کی سزا دی۔

فرض شناسی

میسور میں حضور وائسرائے شام کے بعد دیر سے واپس خیمہ میں تشریف لائے۔ کانسٹبل جو دروازہ پر پہرہ کے لئے کھڑا تھا۔ اس نے روک دیا۔ اور کہا جب تک آپ پاس نہ دکھائیں گے۔ اندر جانے نہیں دونگا۔ کہتے ہیں۔ اس حیث بحث میں سوا گھنٹہ کے قریب گذر گیا۔ آخر ایک معزز آدمی نے اسے یقین دلایا۔ کہ یہ لارڈ ہارڈنگ ہیں جب جا کر اس نے اندر جانے دیا۔ حضور ممدوح کانسٹبل پر بہت خوش ہوئے۔ اور اسے تمغہ عنایت کیا۔ اور میسور پولیس کی تعریف کی۔

چھپائی کا ٹھیکہ

بنگال ناگپور ریلوے نے اپنی چھپائی کے تمام کام کا ٹھیکہ دس سال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ کو دیدیا ہے۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابیں چھاپنے کا ٹھیکہ بھی انہی

کارخانہ کے پاس ہے۔ اور بوجہ اپنے رسوخ اور کام کی نفاست کے مقابلہ میں اکثر کامیاب ہوتا ہے۔

اولاد پیدا کرنے سے نفرت

ازدواج کا اسلامی فلسفہ نہ سمجھنے کی وجہ سے ولایت میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ وہاں ایک کروڑ دس لاکھ گھرانوں میں سے تیس لاکھ خاندان ایسے ہیں۔ جن میں ایک بھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ وہاں شادی عشق بازی کا ایک کھیل سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایکدفعہ مسٹر ویب نے انگلستان میں اولاد کی تحقیقات کی۔ تو ۳۱۶ کنبوں میں سے ۲۴۲ کنبوں نے اقرار کیا۔ کہ ہم نے دیدہ و دانستہ اولاد پیدا کرنے سے اجتناب کیا ہے۔ یہ حالات کسقدر بیدرد ہیں۔ اور کتنی اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ان لوگوں کو دین قویم کی راہ بتائی جائے۔

ہندوپن کیا ہے۔

جب ہم کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں اسلام نہیں رہا۔ تو اس سے مراد اعلیٰ اخلاق۔ اعلیٰ تعلیم۔ پاک عقائد و رباق المہ ملائکہ۔ رسل ہوتے ہیں۔ مگر ایک ہندو جب کہتا ہے۔ کہ ہم میں ہندوپن نہیں۔ تو اس کی مراد بقول ہندو یہ ہوتی ہے چوکا نہیں۔ میز پر چھری کانٹا ہے۔ برتن چینی کے ہیں۔ لباس بھی بالکل مغربی فیشن کا ہے۔ دھوتی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ٹب میں نہاتے ہیں۔ گویا ہندو ہونے سے یہ مطلب ہے۔ کہ چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھائیے۔ دھوتی رکھیے۔ ٹب میں نہ نہائیے۔ خوب۔

پنڈتوں کی حکومت

کاشی میں وشوناتھ کی مورتی پر ایک ہندو نے چار من دودھ چڑھانا چاہا۔ پانڈے نے اسے کہا۔ انکا دن روپے ہماری بھینٹ چڑھاؤ۔ تب یہ چڑھاوا منظور ہوگا۔ یہ رقم وہ غریب مہیا نہ کر سکا۔ اس لئے دودھ بھی نہ چڑھا سکا۔ حالانکہ وہ چار من دودھ بھی تو پانڈے ہی کے پیٹ میں جانے والا تھا۔ یہ سب جہالت کے کرشمے ہیں۔ افسوس کہ آریہ اخبار باوجود موحد ہونیکا دعویٰ کرنے کے ایسے معاملات میں جنبہ داری کرتے ہیں۔ حالانکہ ملامت کے قابل دونوں فریق ہیں۔

بمبئی کے میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ پر ایک میموریل

حکیم اجمل خان صاحب نے بحیثیت پریذیڈنٹ آل انڈیا آیورویدک و یونانی طبی ایک

میموریل گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجا جس پر بائیس ہزار آٹھ سو بیالیس باشندگان ہند کے دستخط ہیں۔ کہ اس ایکٹ کے اثرات سے ہمیں بچایا جائے۔ کیونکہ اس کے نفاذ پر لوگ ہندوستانی حکیم اور ہندوستانی طریقہ علاج سے قریباً محروم ہو جائیں گے۔ جو اس ملک کے طبائع کے بہت کچھ مناسب حال ہے۔ ایک اخبار بھی مجلس طبی کے اہتمام سے طبیب نام کا شائع ہونے والا ہے +

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی

حضور وائسرائے نے جو تقریر جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی ہمدردی میں کی ہے۔ اس پر ولایت کے اخباروں میں بہت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ اس کے بعد ہندوستانیوں کا ایک وفد لارڈ ریڈنگ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے حضور پیش ہوا۔ اور اس نے گورنمنٹ جنوبی افریقہ اور ہندوستانیوں کے درمیان مداخلت کی ضرورت بتانے کے علاوہ ایسے والوں اور پُرامن مزاحمین کی رہائی ۳ پونڈ فی کس کی موقوفی۔ مظالم کی تحقیقات اور ہندوستانیوں کو تمام سلطنت میں یکساں حقوق شہریت عطا کئے جانے کی درخواست کی۔ جس کے جواب میں وزیر ہند نے ہمدردی ظاہر کی۔ اور تین پونڈ ٹیکس۔ شکایات تازیہ زنی کی تحقیقات اور ہندوستانی رواج متعلق شادی کے لحاظ پر زور دیا۔ اور ہندوستانیوں کے معاملہ کو امپیریل گورنمنٹ کا معاملہ بتایا +

ڈربن ۱۸ر دسمبر کا تار ہے۔ نیشکر گاہوں میں بہمہ وجوہ امن ہے۔ ساحلی ضلع میں ایکے کو ختم تصور کیا جاتا ہے۔ البتہ ساحل جنوب میں کھانڈ صاف کرنے والے کارخانوں کے ہندوستانیوں نے پھر ایکے سے کام بند کر دیا۔ جس سے ۱۲۳ کو ایک ہفتہ کی قید سخت کی سزا ہوئی۔ اور نیشکر گاہیں کام کرنے والوں کے بغیر بیکار پڑی ہیں۔ حکام جنوبی افریقہ اس بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ جبتک امن قائم نہ ہو۔ شکایات کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ مرٹزبرگ میں تین لیڈر اور گرفتار ہو گئے ہیں +

حالات کابل

فساد قندھار کا ذمہ دار وہاں کا گورنر سردار محمد عثمان خان ٹھہرایا گیا ہے۔ جسے پابجولاں کابل پہنچایا گیا ہے۔ تاکہ وہاں استحصال بالجبر اور شاہ کابل کے نام سے ازخود فرمان جاری کرنے کی جوابدہی کرے۔ شاہ غنی عبدالقدوس خاں کا ایک بھتیجا گورنر قندھار مقرر ہوا +

ملا پاوندہ کی وفات پر امیر نے اس کے پسماندگان کو تعزیت کا خط لکھا۔ اور اقرار کیا کہ سالانہ وظیفہ جانشین کے نام جاری رہیگا چونکہ محسودوں کے کئی فرقے جانشین کے مخالف ہیں۔ اس لئے ملا کے پیرووں نے درخواست کی۔ کہ آپ خود ہی کوئی جانشین مقرر کر دیں +

قسطنطنیہ میں بحری کارخانہ

آرمسٹرانگ اور دیگر کمپنیوں کو بطور مجموعی خلیج ازمیت میں دولت عثمانیہ کا کارخانۂ جہازی ازسرنو تیار کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ ٹھیکہ کے معاہدہ میں یہ شرط ہے۔ کہ حتی الامکن ترکی کاریگروں سے کام لیا جائیگا۔ اور سوائے انگریزوں کے کوئی غیر ملکی شخص ملازم نہ رکھا جائے +

فوجی کپتان پر جرمانہ

ایبٹ آباد میں مسٹر عبد العلی خان صاحب ایک معزز طبقے کے کابلی کسی کباڑی کی دکان پر بیٹھے تھے۔ ایک فوجی کپتان وہاں آیا۔ اور اس نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ سلام کیوں نہیں کیا۔ سردار نے کہا پہچانا نہیں۔ اس پر کپتان نے انہیں گالی دی۔ سردار نے اس وقت خلاف عادت طور پر تحمل سے کام لیا۔ اور ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا۔ جس پر کپتان کو بیس روپیہ جرمانہ ہوا۔ برٹش انصاف کی تازہ مثال ہے +

زندہ دلان پنجاب بیدار ہوں

صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے ایک سرکولر کے ذریعہ صوبہ پنجاب کے مسلمان احباب کو ان کی تعلیمی حالت پر متوجہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ایف اے کے امتحان میں منجملہ ۲۵۷ کامیاب طلباء کے مسلمان صرف ۲۶ تھے۔ اور بی اے میں منجملہ ۱۲۵ کے ۳۸ اور ایم اے میں منجملہ ۷ کے صرف ایک۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس صوبہ میں تعلیمی پستی کس درجے تک ہے۔ ضرورت ہے کہ ایک پراونشل کانفرنس قائم ہو۔ اور ان اسباب پر غور کرے۔ اور پھر کل صوبہ کے لئے قومی تعلیم کا پروگرام ہو +

صاحبزادہ صاحب استدعا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب کے تمام اضلاع کے بزرگ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کے آئندہ اجلاس میں شریک ہو کر پنجاب کے تعلیمی مسئلہ کے حل میں حصہ لیکر آئندہ کے لئے حقیقی بہتری کا راستہ قائم کریں +

ترک و مہدی عسیر

الاہرام کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکوں اور مہدی عسیر کے مابین گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے۔ محمد بے سعید کو دولت عثمانیہ نے وکیل مصالحت مقرر کیا ہے۔ جو چند روز تک قسطنطنیہ سے عسیر روانہ ہونے والا ہے۔ قبیلہ مدانیق جو حدیدہ و زبید کے مابین آباد ہے وہ ترقی ضلع بیت الفقیہ پر حملہ آور ہوا۔ آخر الذکر نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے +

مدینہ یونیورسٹی

مدینہ والے تو کسی یونیورسٹی کے انعقاد سے بیخبر بیان کئے جاتے ہیں مگر استنبول سے بنیاد رکھنے کے لئے ایک مشن آتا ہے۔ جس میں شیخ عبدالعزیز شاویش مشہور مصری بھی ہے +

باب عالی نے معافی مانگ لی

یہ خبر ہم دے چکے ہیں مگر شوکت پاشا کا قاتل روسی سٹیمر سے گرفتار ہوا۔ اور روسی سفیر اس کی واپسی کا مُصر ہے اب معلوم ہوا۔ کہ وزیر اعظم نے اسکے معاملے میں روسی سفیر سے معافی مانگی ہے۔ اور سابق افسر پولیس اعظم بے کو جسے روس کے مطالبہ کے مطابق موقوف کرنے کی بجائے واپس اور نہ بتلایا گیا تھا۔ معزول کرنیکا وعدہ کیا۔ ادہر اس آطی مصطفےٰ نامی قاتل نے قیدخانہ میں خودکشی کرلی۔ بعض کہتے ہیں کہ پولیس نے اس سے موجودہ گورنمنٹ کے مخالفین کا راز لینے کے لئے اسقدر سختی کی۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے بین الاقوامی مشکلات اور بھی بڑھ گئی ہیں +

پریذیڈنٹ میکسیکو کی بازیافت

پہلے تار آیا تھا کہ پریذیڈنٹ ہو ٹرٹہ کئی دنوں سے گم ہے۔ اور اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ پھر آگیا۔ اور اس نے بیان کیا۔ کہ میں نواح میں اپنی کھیتیوں کو دیکھنے گیا تھا +

حفاظت وائسرائے

سنٹرل پولیس سٹیشن کے افسروں کی ایک میٹنگ اس غرض سے ہوئی۔ کہ اواخر دسمبر میں حضور وائسرائے کی حفاظت جان کے لئے کیا تدابیر کی جائیں۔ ہز ایکسیلنسی نے اپنی تازہ ہمدردی متعلقہ جنوبی افریقہ اور اپنے اس قسم کی پیہم نوازشات سے ہندوستانیوں کو بہت ممنون احسان بنالیا ہے۔ پس ان کے لئے بہت شرم کی بات ہے۔ اگر پولیس کو کوئی غیر معمولی اہتمام کرنا پڑے۔ بہتر ہے کہ رعایا خود اپنے مہربان لارڈ کی حفاظت کا ذمہ لے +

کوئلہ کی گیس سے ایک جوانا مرگ

غلام احمد نامی ایک طالب العلم اسلامیہ کالج پشاور میں پڑھتا تھا۔ علی الصبح اٹھ کر غسلخانے میں گیا۔ اور دروازہ بند کر کے غسل کرنے لگا۔ مگر وہ جگہ زہریلی گیس سے پر تھی۔ اسلئے دم گھٹ کر مر گیا۔ اسکا جنازہ بہت اہتمام سے اٹھایا گیا۔ آجکل کوئلہ کی گیس سے بہت احتیاط چاہئے +

بم کی چٹھیاں۔ پہلے آفیسروں کے پاس بھیجی جاتی تھیں مگر اس ہفتے معلوم ہوا۔ کہ آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کے نام بھی ایسی ہی چٹھی پہنچی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کے پیچھے نہیں اور محض شرارت سے شورش پھیلانے کیلئے ایسی کاروائیاں

اِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

نجات دینے والا مذہب

آجکل میدان عالم میں مذاہب کا بڑا زور شور ہے۔ اور ہر ایک مذہب اپنی تمام طاقت اور زور اپنی ترقی اور بڑہنے کے لئے خرچ کر رہا ہے اور بالکل وہ زمانہ آگیا ہے جس کی نسبت فرمایا گیا تہا۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً۔ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ مذہب آپس میں لہریں مارینگے۔ اور بگل بجایا جائیگا۔ اور ہم سبکو اکٹھا کردینگے۔ سو وہ یہی زمانہ ہے اور اس کا سب سے بڑا ظہور سرزمین ہندوستان میں ہوا ہے۔ کیونکہ یہاں قریباً سارے مذہب ہیں۔ اور وہ علے رؤس الاشہاد اپنے مذہب کی اشاعت اور پھیلانے میں سرپٹ کوشاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اسی زمین میں بھیجا۔ تاکہ وہ اس کے دین متین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرکے دکہلائے اور اللہ کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا۔ زبانی جمع خرچ ہر ایک مذہب والے کے پاس ہے۔ جب اس سے نقد دلیل طلب کی جاتی ہے تو پھر اس کا رنگ فق پڑجاتا ہے۔ اور اس کو کوئی جواب نہیں بن آتا۔

اسوقت ہم مذاہب پر نظر ثانی کرنی چاہتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کونسا مذہب ہوسکتا ہے جو دنیا میں ہی نجات عطا کر سکتا ہے۔ کیونکہ ادھار کا وعدہ تو ہر ایک مذہب میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے۔ پس ہم اسی مذہب کو سچا یقین کرینگے۔ جو اپنی صداقت کا درخشان ثبوت اسی دنیا میں ہمارے سامنے پیش کرے۔ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھوداً او نصاریٰ تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور یہود نے کہا۔ کہ جنت یہودیوں کے ہی لئے ہے۔ اور نصاریٰ نے کہا۔ کہ جنت کے وارث صرف مسیحی ہی ہونگے۔ یہ انکی اپنی خواہشات ہیں۔ تو انکو کہدے۔ اپنی دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ دعاوی اور خواہشوں سے کچھ نہیں بنتا یہاں تو اعمال وزن کئے جائینگے۔ لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب من یعمل سوءً یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیاً ولا نصیراً ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثیٰ وھو مومن فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیراً۔ دعاوی اور خواہشات خواہ وہ تمہاری ہوں یا اہل کتاب کی ہوں۔ ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہوسکتیں جو برا کریگا۔ اسکو اسکا بدلہ ضرور ملیگا۔ اور ایسے کیلئے اللہ کے سوا کوئی والی اور مددگار نہ ہوگا۔ اور جو کوئی نیک کام کریگا۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ اور ان پر ذرہ کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ کونسا ایسا مذہب ہے۔ جسکی پیروی سے انسان نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ اور جس پر قدم صدق مارنے سے انسان کی زندگی روز بروز نیکیوں میں ترقی کرتی جاتی ہے سو جب ہم غور سے دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بات روز روشن کیطرح عیاں ہوتی چلی جاتی ہے۔ کہ مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ انسان کو پاک مطہر بناتا ہے۔ اور جو کہ انسان کو اعمال صالحہ کی ترغیب دیتا ہے باقی مذاہب میں اعمال صالحہ کا نام ونشان ہی نہیں ہے۔ محض چند رسوم اور عادات ہیں جو کہ ان کے مقلدین نے اپنے اباؤ اجداد سے لی ہوئی ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ ہم مذاہب کو ان کی حالت کے لحاظ سے لیتے ہیں۔ جو ان کی حالت قرآن شریف کے نزول کے وقت سے ابتک چلی آتی ہے۔ اگرچہ ابتدائی حالت میں یہ مذاہب اپنے اپنے وقت میں سچے تھے۔ مگر مرور زمانہ کے ساتھ انکی حالت بدلتی گئی۔ یہانتک کہ انمیں بگاڑ کا ظہور ہوگیا اور قرآن شریف کے دنیا میں تشریف لانے کا باعث ہوگئے مذہب بگڑے تو قرآن شریف اور اسلام آیا۔ دنیا سچے مذہب سے جب خالی ہوگئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ دنیا میں سچا مذہب اسلام بھیجدیا۔ ما ننسخ من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علے کل شئ قدیر۔ ہم اگر کسی نشان کو مٹاتے ہیں۔ یا اسکو پیچھے کردیتے ہیں۔ تو ہم اس سے بڑھکر یا اس جیسا لاتے ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر شیئے کا اندازہ کیا ہوا ہے۔

مذہب آریہ میں تو اعمال صالحہ ہوتے ہی نہیں ہیں۔ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ پچھلے جنم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وہ بھلا کسی سے نیکی کیا کرسکتے ہیں جو کچھ وہ کسی سے نیکی کرینگے۔ وہ پچھلے جنم کا بدلہ اتارتے ہیں۔ شفقت علے خلق اللہ تو اسطرح بالکل گاؤ خورد ہوگیا۔ باقی رہا۔ تعظیم لامر اللہ سو انہوں نے اللہ تعالےٰ کو ایسی صفات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ اسکے لئے کسیکا دل جوش نہیں مارتا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ کیونکہ عبادت کے لئے ضروری ہے کہ معبود کے احسانات اور انعامات عابد پر ہوں۔ ورنہ انسانی طبیعت کے لئے کوئی محرک نہیں ہے جس سے انسانی طبیعت کو جنبش ہو۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جسنے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے پہلوں کو پیدا کیا تاکہ تمہیں نجات حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑا احسان انسان پر یہ تھا۔ کہ اس نے اسکو عدم سے ہستی میں لا کھڑا کیا۔ مگر آریوں کو اس سے انکار ہے اسلئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ انسان ایسی ہستی کے آگے سر جھکائے جس نے اس کو بنایا نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ بت پرست بتوں کی عبادت نہ کریں۔ کیونکہ بتوں نے بھی ان کو نہیں بنایا۔ ایسے خدا اور بت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ شریعت کے دو ہی بڑے جزو ہوتے ہیں۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علے خلق اللہ سو دونوں سے مذہب آریہ عاری ہے۔ اسلئے اس مذہب میں رہ کر انسان نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انسان اپنے اعمال سے پوچھا جائیگا۔ اور اسمیں کوئی اعمال ہی نہیں ہیں۔ مذہب یہود اسوقت یہی رہ گیا ہے کہ چونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہیں اس لئے ان کو آگ کبھی بھی نہیں چھوئے گی۔ اگر چھوئے گی بھی تو محض چند روزہ۔ وقالوا لن تمسنا النار الا ایاماً معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عہداً فلن یخلف اللہ عہدہ ام تقولون علے اللہ مالا تعلمون۔ اور یہود نے کہا کہ ہم کو آگ ہرگز نہیں چھوئیگی۔ مگر چند روز گنتی کے کہدے۔ کیا تم نے اللہ سے عہد لیا ہوا ہے پس اللہ ہرگز اپنے عہد کے خلاف نہیں کریگا۔ یا اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم جانتے نہیں۔ وقالت الیہود والنصاریٰ نحن ابناء اللہ واحباؤہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق۔ اور یہود اور مسیحیوں نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ کہدے وہ تم کو کیوں عذاب دیتا ہے۔ تمہارے گناہوں کی وجہ سے بلکہ تم اسکی مخلوقات میں سے معمولی انسان ہو تم کو اوروں پر کوئی فضیلت اور بزرگی نہیں ہے۔

مسیحی مذہب میں نیک اعمال سرے سے ہی نہیں ہیں کیونکہ انکا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مسیح ان کے گناہوں کے بدلے پھانسی مل چکے ہیں اور وہ انکے بدلے ملعون ہوچکے ہیں۔ اور ان کی لعنت وہ اپنے سر پر اٹھا چکے ہیں۔ کفارہ نے اعمال صالحہ کی ضرورت ہی نہیں رکھی۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہاں کوئی کسیکا کفارہ نہیں ہوسکتا۔ تو وہاں کیسے کفارہ ہوسکیگا۔ کفارہ ماننے سے تمام اعمال صالحہ پر پانی پھر جاتا ہے اسکی بدیہی دلیل یہ ہے۔ کہ کفارہ ماننے والے ملکوں اور قوموں میں جتنی گناہوں کی کثرت ہے۔ اور کسی ملک اور قوم میں اتنے گناہ نہیں ہیں۔ کفارہ اللہ تعالےٰ کے رحم اور عدل کے بالکل منافی اور متضاد ہے۔ زرتشتی مذہب والوں نے سب کچھ اپنے پروہتوں کے سپرد کردیا ہے۔ جو چاہیں وہ کریں ان کے بعد ان سے روپیہ وصول کرلیا کریں۔ پس انھوں نے اعمال بالکل ترک کردئے بت پرست کے اعمال صالحہ ہوتے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ معرفت حق سے بالکل خام ہوتے ہیں۔ اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جسنے بہت اعمال صالحہ رکھے ہیں اور بغیر اعمال صالحہ کے نجات ملنی بہت ہی دشوار ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ نجات فضل سے ملتی ہے اور ایمان فضل الٰہی کا جاذب ہے۔ اور ایمان کا ضروری نتیجہ اعمال صالحہ ہیں۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ ہاں جنت میں وہ شخص داخل ہوگا جسکی تمام توجہ اللہ ہی کے لئے ہوجائیگی اور وہ اسطرح نیکی کریگا کہ گویا وہ اپنے خالق اور مالک کو

ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد

تصدیق المسیح

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے

شریعت غراء اسلامیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ خلیفہ کہتے ہیں جو کہ اپنا حکم نافذ کرے۔ دوسرے کے جابجا آنے والا۔ اور خلیفہ کے یہ بھی معنے ہوتے ہیں۔ کہ اس کا کوئی قائمقام ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو فرمایا۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ میں ضرور زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیا تو بناتا ہے۔ جو زمین میں فساد کرے۔ اور خون گرائے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں۔ خدا کی عجیب شان ہے۔ کہ جو جو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس کی ضرور سخت مخالفت ہوتی ہے۔ مخالفت ابتداء میں نیک لوگ بھی کرتے ہیں۔ اور اشرار بھی۔ لیکن نیک لوگوں کو خدا بچا لیتا ہے۔ اور وہ خلیفہ برحق کے آگے سربسجود ہو جاتے ہیں۔ اور ابلیس صفت لوگ اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ اور اپنے تئیں بڑا سمجھ بیٹھتے ہیں + سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں سرزد ہوا ہے۔ وہ ابا اور تکبر ہے اور وہ گناہ خلیفہ برحق کے مقابل میں کیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی کے مقابلہ میں قیاس ہرگز کام نہیں آسکتا۔ بڑا وہی ہو سکتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ بڑا کرے۔ انا خیر کہنے والا ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی درگاہ سے دور پھینکا گیا۔ بلکہ یوں فرمایا گیا۔ کہ جو ابلیس کی پیروی کریگا۔ وہ بھی دوزخ میں ڈالا جاویگا۔ ایک جگہ اللہ تعالےٰ بنی آدم کو غیرت دلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ تم اپنے مورث اعلیٰ کے قدموں کی پیروی کرو۔ اور اس پلید خبیث ہلاک شدہ روح کی پیروی مت کرو۔ جس نے تمہارے مورث اعلیٰ کی اطاعت سے انحراف کیا تھا۔ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وھم لکم عدو بئس للظالمین بدلاً۔ اے آدم کی اولاد! کیا تم ابلیس کو اور اس کی ذریت کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے بہت برا بدلا ہے +

خلیفہ کا مقابلہ اور اس کا انکار حقیقت میں خلیفہ بنانے والے کا مقابلہ اور انکار ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کی اطاعت نہ کرنے پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قال یا ابلیس مامنعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت۔ فرمایا اے ابلیس کس چیز نے تجھ کو روکا۔ کہ اس کی فرمانبرداری کرے جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو اپنے تئیں بڑا خیال کرتا ہے۔ فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصاغرین۔ اس حالت تکبر سے اتر جا۔ تیری یہ شان نہیں ہے کہ تو تکبر کرے۔ چلا جا تو ذلیلوں میں سے ہے +

دوسرے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں خلیفہ کا لفظ حضرت داؤد علیہ السلام پر بولا ہے۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب۔ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا۔ تو لوگوں کے درمیان حق کا فیصلہ کر۔ اور لوگوں کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گی جو اللہ کی راہ سے ہٹا دیتے ہیں۔ ان کے لئے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ جانتے ہو۔ کہ داؤد کی مخالفت کرنیوالوں نے کیا ثمرہ پایا۔ قرآن کریم میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے کیوں قرآن شریف تدبر سے نہیں پڑھتے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علےٰ قلوب اقفالھا۔ یہ لوگ کیوں قرآن شریف کو تدبر سے نہیں پڑھتے۔ کیا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں چھٹے پاؤ کے آخری رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علےٰ لسان داؤد و عیسےٰ ابن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ ملعون قرار پائے بنی اسرائیل میں سے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا حضرت داؤد اور حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی جنھوں نے اس سے روگردانی کی اور کفر کیا یہ اس لئے ہوا کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے اور حد سے تجاوز کر جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا تھا۔ اسکا مقابلہ کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہ تھی۔ اس مقابلہ کی وجہ سے لعنت کا زنجیر ان کے گلے کا ہار بنا +

اسیطرح اللہ جلشانہٗ نے ہم مسلمانوں کو وعدہ دیا ہوا ہے۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون اللہ مومنوں سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ تم میں سے ایمانداروں کو جو اصلاح کرنے کے قابل ہونگے۔ زمین میں خلیفہ بناتا رہیگا۔ یہاں بھی خلیفہ بنانے کے کام کو اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت آدم اور حضرت داؤد علیہم السلام کی خلافت اپنی طرف منسوب کی ہے۔ اسیطرح آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے تقرر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ پس کیسے ظالم ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ لوگ خلیفہ بناتے ہیں۔ ان کو شرم کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلام کی تکذیب نہیں کرنی چاہئے۔ انسان بیچارہ ضعیف البنیان کیا طاقت اور سکت رکھتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کو بڑا بنا سکے۔ ان الفضل بید اللہ کسی کو بڑا بنانا خدا کے ہاتھ میں ہے کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ انسان کا علم کمزور اس کی طاقت اور قدرت محدود اور ضعیف۔ طاقتور مقتدر ہستی کا کام ہے۔ کہ کسی کو طاقت اقتدار عطا کرے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تقرر خلافت کسی انسان کے سپرد نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کسیکو نامزد نہیں کیا۔ کیونکہ آں حضور خوب سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود اسوقت یہ انتظام کر دیگا۔ ایسا ہی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کھلے الفاظ میں اپنے بعد کسیکو خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا۔ بلکہ یہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ جو آڑے وقتوں پر اپنے بندوں اور سلسلوں کی حفاظت فرمایا کرتا ہے۔ اور آپ نے کھلے الفاظ میں دو قدرتوں کا ذکر فرما دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت ہے۔ جو ہمیشہ اسے ظاہر فرماتا ہے۔ قدرت اول تو رسولوں اور نبیوں کے وجود میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان کو اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں استحکام بخشتا ہے۔ اگرچہ دنیا کی زبردست طاقتیں ان کے استیصال کے درپے ہوتی ہیں۔ اور ان کی تخریب میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ اور یہ تو مسلم امر ہے کہ رسل کے اتباع ابتداء میں غرباء ہی ہوا کرتے ہیں۔ اشراف القوم ہمیشہ مخالفت کرتے رہتے ہیں + اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت نمائی سے غرباء کو بڑے انسان بنادے۔ اور رسولوں کے مخالف اکابر کو ذلیل اور خوار کرے آنحضور حضرت مسیح موعودؑ نے قدرت ثانیہ کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ کہ جب رسول اپنی امت کے سر پر سے اٹھ جاتا ہے اور اس کی موت بے وقت سمجھی جاتی ہے۔ اور امت پر سخت ابتلا کی آندھیاں چلنے لگ پڑتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اپنی دوسری قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو پھر سنبھال لیتا ہے۔ اور ایک زبردست انسان ان کے امور کا متولی بنا دیتا ہے اور حضرت اقدس علیہ السلام نے صاف بیان فرما دیا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کے موت کے بعد صحابہ رضی اللہ علیہم کو سخت ابتلا آیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی دوسری قدرت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے وجود میں ظاہر فرمائی۔ اور اسلام کی کشتی کا ناخدا بنایا اور ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچالیا۔ اسی قدرت ثانیہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں کھلے اور بین الفاظ میں کیا ہے۔ بانی سلسلہ کی موت کے باعث اس کی موت پیچھے دین میں سخت ضعف اور اختلال واقع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس خلیفہ کے ذریعہ اس دین کو تمکین عطا کر دیتا ہے۔ اور جو خوف و اخطار اسوقت پیدا ہو جاتے ہیں انہیں خلیفہ کے ذریعہ سے ان کو امن سے بدل دیتا ہے۔ وہ خلیفہ شرک کا سخت دشمن ہوتا ہے عبادت الٰہی کرتا ہے اور تمام لوگوں کو شرک سے منع کرتا رہتا ہے۔ اور عبادت الٰہیہ کی طرف بلاتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کے محض

امر بالمعروف

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ دوستو۔ عزیزو یہ حکم خداوندی ہے جو ہم کو دیا گیا ہے۔ اب اس کی تعمیل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس قوم سے تم بچتے رہو۔ جنھوں نے رسولؐ کی اطاعت کو کفر اور شرک قرار دیدیا ہے۔ یاد رکھو۔ کوئی عمل قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا جس میں صواب اور اخلاص نہ ہو۔

بزہد وورع کوشش و صدق و صفا
ولکن میفزائے بر مصطفٰے

بغیر رسول اللہ کے کوئی، اللہ کو پہچان ہی نہیں سکتا۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہم انسان باہم ایک دوسرے کی رضامندی معلوم نہیں کر سکتے۔ تو کسطرح ممکن ہے کہ اس ہستی کی رضا معلوم کر سکیں جو کہ وراء الوراء ہستی ہے۔ حالانکہ ہم انسان باہم مجانست اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔ پھر ہم دوسرے انسان کی رضا معلوم کرنے سے بالکل قاصر ہیں۔ اس قدوس ہستی نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم میں اپنے رسول مبعوث فرمائے۔ اور یہ خدا کا ہم پر بڑا ہی فضل و احسان ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی خوشنودی اور رضا کی راہیں کھولدیں۔ پس بنی آدم کے لئے خدا تک رسائی حاصل کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم پر کھولا ہے۔ اسی رسولؐ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اللہ کی اطاعت کے کیا معنے ہیں۔ کیا ہی بدبختی اور بے نصیبی ہے کہ بعض لوگ یہ سرا اپنے لگ پڑے ہیں کہ رسول کی اطاعت محض شرک ہے۔ یہ کیسا سیاہ جھوٹ ہے۔ یہ کیسا ظلم صریح ہے یہ کیسا کذب محض ہے۔ یہ کیسا بہتان عظیم ہے۔ وہ کتاب جس پر تمہیں ایمان کا دعوٰی ہے۔ وہ کتاب جسے اللہ نے نور مبین فرمایا ہے۔ وہ کتاب جو تمام اختلافات کے لئے قول فیصل ہے وہ کتاب اسی رسول کے ذریعہ ہمیں پہنچی۔ وہی کتاب اس رسول کے حکم کی اطاعت ہم پر واجب کرتی ہے۔ پھر یہ کہنا۔ کہ اطاعت رسول کے معنے اطاعت اللہ ہی نہیں۔ تو کیا معنے ہوئے۔ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کی اطاعت کرو+ اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ سیاق و سباق ان معنوں کی سخت تردید کر رہا ہے۔ خدا سے ڈرو۔ اور رسول کریمؐ کی قدر کرو۔ دیکھو اللہ تعالےٰ آپ کی بعثت کو کس شان سے بیان فرماتا ہے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ جب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ ان کو اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور اس سے پہلے ضرور وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ رسول کی اطاعت کرنا واجب اور فرض ہے۔ اگر رسول سے روگردانی کریں۔ تو یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ ہمارے اعمال بالکل باطل ہو جائینگے۔ یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال کو ضائع اور باطل نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو اپنے اعمال اطاعت رسول سے باہر کرتا ہے۔ وہ اعمال کو باطل کرتا ہے۔ اور یہ استدلال بالکل صحیح اور درست ہے۔ کیونکہ تصریح سے قرآن کریم میں ہے کہ یاایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ جو رسول کی آواز پر اپنی آواز کو رفع کرتا ہے اور تر جیح دیتا ہے۔ اور اس کے سامنے بھی اسیطرح سے آواز اونچی کرتا ہے جیسا کہ وہ معمولی انسانوں کے سامنے اپنی آواز اونچی کرتا ہے۔ تو ان کے اعمال بالکل حبط اور ضائع ہو جاتے ہیں پھر جو شخص رسول کریمؐ کے احکام کو چھوڑتا ہے۔ اور اپنے فہم اور سمجھ اور استنباط کو آپ کے استنباط فہم اور سمجھ کے اوپر رکھتا ہے اور اپنی خود ساختہ راہ پر چلتا ہے تو ضرور ہی اس کے اعمال باطل اور حبط ہو جاتے ہیں۔ جبکہ رسول کریمؐ کے سامنے آواز اونچی کرنی حبط اعمال کا موجب ہو جاتی ہے۔ تو کیا آپ کے تعامل کا ترک اور آپ کی اطاعت سے روگردانی ابطال اعمال کا باعث نہ ہوگی جبکہ بے پروائی رسول کہیں جانا جائز نہیں تو کیا حال ہے۔ ان لوگوں کا جو آپ کے حکم کی پرواہ تک بھی نہیں کرتے۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ ڈریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یا ان کو دردناک عذاب پہنچیگا۔ دیکھو اللہ کے حکم کے ماتحت اطاعت رسول ہرگز شرک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر شرک ہوتا تو خود خدا اطاعت کا حکم نہ فرماتا۔ رسول سے بڑھ کر کوئی شرک کا دشمن ہوتا ہی نہیں۔ رسول تو ہمیں وہ راہیں اور طریقے بتاتا ہے جو اللہ کی رضا کا موجب ہوتے ہیں۔ حالانکہ شرک سے خدا کبھی بھی راضی نہیں ہوتا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اس میں یہ راز مضمر ہے۔ کہ اطاعت اللہ بغیر اطاعت رسول کے کمال کو پہنچ ہی نہیں سکتی بغیر اطاعت رسول کے اطاعت الٰہی ادھوری اور ناقص رہجاتی ہے۔ کیونکہ وہ من ساختہ اور خود پرداختہ اطاعت الٰہی ہوتی ہے۔ اور ہمیں معلوم نہیں۔ کہ وہ حضور الٰہی میں قبول ہوگی یا نہ۔ دوستو! اطاعت رسول کرو۔ اور اطاعت رسول کے لئے ہم میں امیر موجود ہے۔ دیکھو اطیعوا کے ماتحت رسول اور اولی الامر دونوں کو رکھا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو کہ اطاعت امیر سے اطاعت رسول ہوتی ہے۔ بغیر نمونہ کے کسی کام کا صحیح طور سے ہونا بہت مشکل اور دشوار ہوتا ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں جو میرے نائب یا خلیفہ کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جو میری اطاعت کرتا ہے۔ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے سو تم اے دوستو! خوب یاد رکھو۔ بغیر امام کوئی نماز کامل نہیں ہو سکتی اور بغیر اس کی اطاعت کے جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں ہو سکتی اسیطرح کوئی کام بار آور نہیں ہو سکتا جبتک امام کو ڈھال نہ بنایا جاوے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ سو وہ لوگ بھی قعر ضلالت میں جا گرے ہیں جنھوں نے اطاعت امام کو شرک قرار دے لیا ہے یاد رہے۔ کہ بغیر اطاعت امام کے کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ امام کی اطاعت فرض ہے۔ کیونکہ یہ مسلم امر ہے۔ کہ جو امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ سو دوستو! یاد رکھو۔ اور کبھی نہ بھولو۔ خدا کی رضا کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا کے بتائے ہوئے قواعد اور ہدایات کے ماتحت تمہارا عملدرآمد نہ ہو۔ کوشش کرو۔ کہ اطاعت الٰہیہ میں ہمیشہ لگے رہو۔ کوئی تمہارا کام اطاعت الٰہیہ سے باہر نہ ہو۔ اور ہر کام میں تم صواب کو مدنظر رکھو۔ سوائے صواب کے تمہارے اعمال قابل پذیرائی نہیں ہو سکتے۔ رسول کریمؐ کی بتائی ہوئی راہ کبھی ترک مت کرو۔ اسی راہ کے مطابق تم اطاعت الٰہیہ بجا لاؤ۔ اگر تم محبوب الٰہی بننا چاہتے ہو۔ تو چاہئے۔ کہ تمہاری ہر ادا ہر طرز تمہاری رفتار گفتار تمہارے افعال اور اقوال سنت اور تعامل رسول کے خلاف نہ ہوں قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ کہدے اگر تم اللہ کی محبت کا دعوٰی کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہاری خطائیں معاف کر دیگا۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ کہدے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر وہ منہ پھیریں تو یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ دیکھو اطاعت سے روگردانی کرنیوالوں کو اللہ تعالےٰ نے کافر فرمایا ہے۔ دوستو! اس زمانہ میں تمکو اللہ تعالےٰ نے اپنی اطاعت کیلئے چن لیا ہے اور تمکو اطاعت رسول کیلئے برگزیدہ بنا لیا ہے۔ اور تمکو یہ شرف بخشا گیا ہے کہ تم نے اسکے مامور کو پہچانا۔ اور تم اسکی حلقہ بیعت میں داخل ہوئے ہو۔ اور تمکو وہ زمانہ ملا جسکا گذشتہ مقدس لوگ انتظار کرتے کرتے اس دار ناپائیدار سے رحلت فرما گئے۔ تم ابھی نئی جماعت ہو تم اطاعت میں علیٰ درجہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تم ہزار ہا الٰہی تازہ نشانات دیکھ چکے ہو۔ اگر تمہاری اطاعت میں ذرا بھی نقص ہوا تو یاد رکھو کہ تم نے الٰہی نشانوں کا بالکل قدر نہیں کیا

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت نفس۔ احتیاط

مال کے متعلق احتیاط

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق بادشاہ بھی بنا دیا تھا۔ اور گو آپکے مخالفین نے ناخنوں تک زور مارا۔ مگر خدا کے وعدوں کو پورا ہونے سے کون روک سکتا ہے۔ باوجود ہزاروں بلکہ لاکھوں دشمنوں کے اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے دشمنوں پر فتح دی۔ اور وہ سب آپ کے سامنے گردنیں جھکانے پر مجبور ہوئے اور انہیں چاروناچار آپ کے آگے سر نیاز مندی جھکانا پڑا۔ مختلف ممالک سے زکوٰۃ وصول ہو کر آنے لگی جسکا انتظام آپ ہی کرتے تھے۔ مگر جس رنگ میں کرتے تھے اسے دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔

آجکل کے بادشاہوں کو دیکھو۔ کہ وہ لوگوں کا روپیہ کسطرح بے دریغ اڑا رہے ہیں۔ وہ مال جو غرباء کے لئے جمع ہو کر آتا ہے۔ اسے اپنے اوپر خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور ان کے خزانوں کا کوئی حساب نہیں اگر وہ اپنے خاص اموال کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریں۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ مگر غرباء کے اموال جو صرف تقسیم کرنے کے لئے ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ ان پر بھی وہ ایسا دست تصرف پھیرتے ہیں۔ کہ جیسے خاص ان کا اپنا مال ہے۔ اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ مگر آنحضرت صلعم کا حال بالکل اسکے برخلاف تھا۔ آپ کبھی لوگوں کے اموال پر ہاتھ نہ ڈالتے۔ بلکہ باوجود اپنے لاثانی تقویٰ اور بے نظیر خشیت الٰہی کے آپ لوگوں کے اموال کو اپنے گھر میں بھی رکھنا پسند نہ کرتے تھے جیسے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلیت وراء النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ ففزع الناس من سرعتہ فخرج علیہم فرای انہم عجبوا من سرعتہ فقال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرھت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی۔ پس آپ نے سلام پھیرا۔ اور جلدی سے کھڑے ہو گئے۔ اور لوگوں کی گردنوں پر سے کودتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے ایک کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپکی اس جلدی کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ پس جب باہر تشریف لائے۔ تو معلوم کیا۔ کہ لوگ آپکی جلدی پر متعجب ہیں آپنے فرمایا۔ کہ مجھے یاد آ گیا۔ کہ تھوڑا سا سونا ہمارے پاس رہ گیا ہے اور میں نے ناپسند کیا۔ کہ وہ میرے پاس پڑا رہے۔ اسلئے میں نے جا کر حکم دیا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مال کے معاملہ میں نہایت محتاط تھے۔ اور کبھی پسند نہ فرماتے کہ کسی بھول چوک کی وجہ سے لوگوں کا مال ضائع ہو جائے۔ آپکی نسبت یہ تو خیال کرنا بھی گناہ ہے کہ نعوذ باللہ آپ اپنے نفس پر اس بات سے ڈرتے ہوں۔ کہ کہیں سونے کو میں نہ خرچ کر لوں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ کہ آپ اس بات سے ڈرتے۔ کہ کہیں جہاں رکھا ہو وہیں نہ پڑا رہے اور غرباء اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائیں۔ اور اس خیال کے آتے ہی آپ دوڑ کر تشریف لے گئے۔ اور فوراً وہ مال تقسیم کروایا۔ اور پھر مطمئن ہوئے۔

اس احتیاط کو دیکھو اور اس بے احتیاطی کو دیکھو جس میں آج مسلمان مبتلا ہو رہے ہیں۔ امانتوں میں کس بے دردی سے خیانت کیجا رہی ہے۔ لوگ کسطرح غیر دل کا مال شیر مادر کی طرح کھا رہے ہیں حقوق کا اتلاف کس زور و شور سے جاری ہے۔ مگر کوئی نہیں جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔

آنحضرت صلعم جیسا پاک انسان جس پر گناہ کا شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا غرباء کے اموال کی نسبت ایسی احتیاط کرے۔ کہ ان کا مال کا نام تک انسان کرنا تو الگ رہا۔ اتنا بھی پسند نہ فرمائے۔ کہ اسے اپنے گھر میں پڑا رہنے دے اور اب گھر میں رکھنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس اپنے اموال رکھوائیں تاہم پھر انہیں واپس نہ دیں کاش ہمارے رؤساء اس نکتہ کو سمجھتے اور آنحضرت صلعم کی پیروی اختیار کرتے۔ جو باوجود معصوم ہونے کے اپنے نفس پر ایسا محاسبہ رکھتے کہ ذرہ سی غفلت میں بھی نہ پڑنے دیتے۔ اور یہ لوگ دیکھتے کہ ہم تو اپنے نفوس پر ایسے قابو یافتہ نہیں پھر بغیر کسی حساب کے لوگوں کے اموال کو جمع کرنا ہمارے لئے کیسا خطرناک ہوگا۔ مگر اسطرف قطعاً توجہ نہیں اور کل روپیہ بجائے غرباء کی خبر گیری کے اپنے ہی نفس پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور جن کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور جنپر خرچ کرنے کا حکم اللہ تعالےٰ نے بادشاہوں کو دیا ہے۔ ان کی کوئی خبر ہی نہیں لیتا۔ آنحضرت صلعم کا یہ فعل ہمیشہ کے لئے مسلمان بادشاہوں کے لئے ایک نمونہ ہے جس پر عمل کرنے سے وہ فلاح دارین پا سکتے ہیں اگر رعایا کو یقین ہو جائے۔ کہ ان کے اموال بے جا طور سے نہیں خرچ کئے جاتے۔ تو وہ اپنے بادشاہ کے خلاف سازشوں کی مرتکب نہ ہو۔ مگر جبکہ بادشاہوں نے اپنے حقوق کو آنحضرت صلعم کے حقوق سے کچھ زیادہ ہی سمجھ لیا ہے۔ اور اپنے نفس پر آپ سے بھی زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہ کا سوال

اوپر کے واقعہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے محتاط تھے۔ کہ غرباء کا مال جبتک ان کے پاس پہنچ جائے۔ آپکو آرام نہ آتا۔ اور آپ کسی کے حق کے ادا کرنے میں کسی قسم کی سستی یا دیر کو روا نہ رکھتے۔ لیکن وہ واقعہ جو میں آگے بیان کرتا ہوں ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ اموال کی تقسیم میں بھی خاص احتیاط سے کام لیتے۔ اور ایسا کوئی موقعہ نہ آنے دیتے۔ کہ لوگ کہیں۔ کہ اپنے اموال کو خود اپنے ہی لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا اشتکت ما تلقی من اثر الرحا فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت فلم تجدہ فوجدت عائشۃ فاخبرتھا فلما جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخبرتہ عائشۃ بمجیء فاطمۃ فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبت لاقوم فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا اعلمکما خیرا مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما تکبرا اربعا وثلاثین وتسبحا ثلاثا وثلاثین وتحمدا ثلاثا وثلاثین فھو خیر لکما من خادم۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی۔ کہ چکی پیسنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اسی عرصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے۔ پس آپ آنحضرت کے پاس تشریف لے گئیں لیکن آپکو گھر پر نہ پایا۔ اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آمد کی وجہ سے اطلاع دیکر گھر لوٹ آئیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے جناب کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کی اطلاع دی جسپر آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں نے آپکو آتے دیکھکر چاہا کہ اٹھوں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ پھر ہم دونوں کے درمیان میں آ کر بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ آپکے قدموں کی خنکی میرے سینہ پر محسوس ہونے لگی جب آپ بیٹھ گئے تو آپنے فرمایا۔ کہ کیا میں تمہیں کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو اس چیز سے جسکا تم نے سوال کیا ہے بہتر ہو۔ اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ۔ تو چونتیس دفعہ تکبیر کہو۔ اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو۔ یہ تمہارے لئے خادم سے اچھا ہوگا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت اموال کی تقسیم میں کیسے محتاط تھے کیا وجہ ہے کہ حضرت فاطمہ کو ایک خادم کی ضرورت تھی لیکن چکی پیسنے سے انکے ہاتھوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ مگر پھر بھی آپنے انکو خادم نہ دیا۔ بلکہ دعا کی تحریک کی اور اللہ تعالیٰ کیطرف ہی متوجہ کیا۔ اب اگر چاہتے تو حضرت فاطمہ کو خادم دے سکتے تھے کیونکہ جو اموال تقسیم کیلئے آپکے پاس آتے تھے وہ بھی صحابہ میں تقسیم کرنے کیلئے آتے تھے اور حضرت علیؓ کا بھی ان میں حق ہو سکتا تھا۔ اور حضرت فاطمہؓ بھی اسکی حقدار تھیں لیکن آپنے احتیاط سے کام لیا۔ اور نہ چاہا۔ کہ ان اموال میں اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو کچھ دیدیں کیونکہ ممکن تھا کہ اس سے آئندہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ اپنے لئے اموال الناس جائز سمجھتے یہ حقیقت ملک کے طور پر آپنے حضرت فاطمہ کو ان غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو آپکے پاس اسوقت بغرض تقسیم آئیں کوئی نہ دی۔

اسجگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جن اموال میں آپکا اور آپکے رشتہ داروں کا خدا تعالےٰ نے حصہ مقرر فرمایا ہے۔ اس سے آپ خرچ فرما لیتے تھے۔ اور اپنے متعلقین کو بھی دیتے تھے ہاں جبتک کوئی چیز آپکے حصہ میں آ نہ جاتی قطعاً خرچ نہ فرماتے۔ اور اپنے عزیز سے عزیز رشتہ داروں کو بھی نہ دیتے۔ کیا دنیا کسی بادشاہ کی مثال پیش کر سکتی ہے جو ہمیشہ ایسا محافظ ہو۔ اگر کوئی نظیر مل سکتی ہے۔ تو صرف اسی پاک وجود کے خدام میں سے۔ ورنہ دوسرے مذاہب اسکی نظیر نہیں پیش کر سکتے۔

تادیب النساء

ہماری ضروریات

سرِ شمع سا کٹائیے اور دم نہ مارئیے
منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریئے

دنیاوی معاملات کچھ ایسے پیچیدہ اور مشکلات سے پُر ہوتے ہیں۔ کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ خاص کر ہمارے کمزور فرقہ کے ذمہ تو خدا تعالےٰ نے استقدر کام رکھے ہیں۔ کہ میرے ایسی کم ہمت تو جان کا عذاب اور دام بلا سمجھے۔ مگر مذکورہ بالا شعر میرا دستور العمل ہو تو زہے قسمت۔ میں حیران ہوتی ہوں۔ دنیا میں کیا نئی نئی اور عمدہ سے عمدہ ایجادیں آرام آسائش کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بھی ہر ایک زبان پر ہل من مزید کا ہی لفظ جاری ہے۔ گویا کہ جیسے ہی کبھی حسب منشاء اشیاء پوری ہوتی ہی نہیں۔ خیر یہ تو بطور تمہید لکھا گیا۔ اصل میرا منشاء یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں ہر طرح کی بیداری تو پیدا ہو چلی ہے۔ مگر ہنوز دلی دور والا ہی معاملہ ہے۔ اور قوموں نے جسقدر ترقی کی مسلمانوں نے اسکا عشر عشیر بھی نہیں کیا جس کا کمال افسوس و ہزار تاسف ہے۔ میرا جی درد والم سے بیتاب ہو جاتا ہے۔ جب اخباروں میں پڑھتی ہوں۔ کہ فلاں عیسائی بی بی نے اعلےٰ ڈگری حاصل کی۔ فلاں ہندو پارسی بیوی نے اعلےٰ تعلیم حاصل کی چنانچہ آجکل ہی کی بات ہے۔ کہ چند سکھ بچیوں نے ملک کا دورہ کر کے کئی لاکھ روپیہ چندہ کیا جس سے بنی تعلیم گاہ بنائی عیسائی بیویاں اپنے مذہب میں استقدر پُر جوش ہیں۔ (خواہ تنخواہ پر ہی سہی) کہ جاہل گنوار لوگوں میں سخت کٹھن راستہ طے کر کے اجڑے گاؤں میں ہر قسم کی مصائب جھیل کر وہ اپنے عیسیٰ مسیح کو خدا منواتی ہیں اور میں نے پڑھا۔ کہ غیر قوموں میں مستورات دستکاری کو بھی ترقی دے رہی ہیں۔ مگر برخلاف اس کے مسلمانوں میں نہ تعلیم دستکاری نہ مذہبی جوش بلکہ اپنے مذہب تک سے ناواقفیت ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور نہ وہ اپنی مستورات میں تعلیم مذہبی پھیلانا ہی چاہتے ہیں۔ مگر غیر اوروں کا معاملہ سپرد خدا۔ ہم جو امام الزماں کے حلقہ غلامی میں ہیں ہمیں ہر ممکن کوشش ترقی دینی کی کرنی چاہیئے۔ اور ہرگز جب توقع ہی اٹھ گئی غالب

کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

پر عمل نہ ہو۔ بلکہ احکام خدا کے ماتحت تعلیم نبوی کے ماتحت ہمارے دنیاوی معاملات بھی طے ہوں۔ تو زہے رحمت۔ ہماری احمدی خواتین میں دینی علم ہو وہ لا الٰہ الا اللہ پر عامل ہوں۔ اور اس کے منوانے کے لئے اگر ہر شہر کی جماعت احمدیہ میں سے ایک یا ہمت خاتون بھی نکل آئے۔ تو ہماری اعلےٰ قسمت ہو جائے۔ اور ہماری بہنوں کے لئے دیندار سمجھدار۔ پُر درد دل رکھنے والی معلمات جو صرف اپنی تنخواہ لینے سے ہی کام نہ رکھیں۔ بلکہ دلی درد رکھتی ہوں۔ مل جاویں تو حالت سدھر جاوے۔

دو تین پُر ہمت خواتین مرکز اسلام قادیان سے نکلیں جو تبادلہ خیالات کی انجمن قائم کریں۔ اس میں بولنے کی مشق فرماویں دوسرے کو حق پہنچانا اپنا فرض جان لیں۔ اور بیچاری جاہل بے علم۔ ناواقف بہنوں کو تبلیغ دین پہنچائیں۔

اور ضروری بات یہ کہ ہمارا ایک اپنا خاص زنانہ اخبار ہو اس کے ذریعہ سے ہم اکناف عالم کی بیویوں میں دکھلا دیں۔ کہ دیکھو اصل اسلام یہ ہے۔ اگر کسی دردمند دل میں یہ باتیں اثر کریں۔ اور پسندیدہ خاطر ہوں۔ تو ضرور میرے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ کہ آیا ہمیں جہاں تک ہو سکے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور آیا یہ ضرورتیں ہیں یا نہیں۔ اگر میری بہنیں یہ تجاویز تبلیغ دین کی نسبت ضروری جانتی ہیں۔ اور چاہتی ہیں۔ کہ وہ دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہوں۔ تو مجھے اپنے خیالات لکھ کر ممنون فرماویں۔ ورنہ سمجھا جاویگا۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہم کامل مسلمان کہلا سکیں۔ یا صحابہ کرام کی پیروی کی قابلیت حاصل ہو چکنے کا دعویٰ قائم کر سکیں۔ کم از کم میں تو بہت ہی دعا کرتی ہوں۔ کہ خداوند کریم وہ وقت میری زندگی میں لاوے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے زیر سایہ ہمیں اپنی حالت سنوارنے کا موقعہ ملجاوے۔ آمین یا رب العالمین۔

والسلام

(غمخوار خواتین احمدی سکینۃ النساء از قادیان دار الامان)

عسل مصفےٰ چھپ گئی ہے

ایک مدت سے لوگوں کو عسل مصفےٰ کا اشتیاق تھا۔ مگر پہلی ایڈیشن کے ختم ہو جانیکی وجہ سے یہ اشتیاق پورا نہ ہو سکتا تھا۔ سو الحمد للہ کہ جناب میرزا خدا بخش صاحب نے نظر ثانی فرما کر عسل مصفےٰ کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ اور اسدفعہ استقدر مضامین نئے شامل کر دیئے ہیں۔ کہ اسے ایک نئی کتاب کہنا بالکل درست ہے۔ کتاب کی ضخامت کی وجہ سے اسے دو حصوں میں کر دیا گیا ہے پہلا حصہ شائع ہو گیا ہے۔ قیمت (عہ) روپیہ بالکل واجبی ہے کیونکہ ۶۰۰ صفحہ سے زائد کی کتاب ہے۔ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی چھپی ہوئی ہے۔ درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئں۔
میرزا خدا بخش لاہور۔ لنگے منڈی متصل واٹر ورکس۔

ایک طالب العلم کی سرگذشت

خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ دنیا کے ہر گوشہ سے سعید روحوں کو خود بخود کھینچ کر سلسلہ احمدیہ کی طرف لیجا رہا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر ناظرین معلوم کریں گے۔ کہ کسطرح اللہ تعالےٰ نے فرقہ شیعہ میں سے ایک نوجوان کو نکال کر سلسلہ احمدیہ میں منسلک کر دیا۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کی خاطر شیخ نور حسین صاحب طالبعلم ایف اے کلاس اسلامیہ کالج کا مفصل بیان (جو انہوں نے سلسلہ احمدیہ کو قبول کرنے کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔) ذیل میں درج کرتے ہیں بجز سوائے کسی نہایت ضروری اصلاح کے بالکل اپنی اصلی حالت میں ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو تا قیامت تقویٰ اور طہارت نصیب کرے اور خدمت اسلام کے بیش از بیش موقعے دے۔ آمین (ایڈیٹر)

پیشتر اس کے کہ میں اصل مدعا کو معرض تحریر میں لاؤں مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا ذاتی تعارف ناظرین سے ہو جاوے میں گوجرانوالہ کا مقیم ہوں۔ میرے والد صاحب شیعہ ہیں۔ بوجہ میرے والد کے شیعہ ہونے کے ضروری تھا۔ کہ میں بچپن سے اسی مرض میں مبتلا رہتا۔ جیسا کہ وہ تھے۔ زمانہ طفولیت کے بعد مجھ پر عقل و شعور کے دن آئے۔ گو والد صاحب مجھ کو محرم کے ایام میں اکثر مجالس عزا میں لے جایا کرتے تھے۔ میرا دل تورات کی سردی کھانے کو نہیں چاہتا تھا۔ لیکن قہر درویش برجان درویش جانا پڑتا تھا۔ مجالس میں مرثیہ خوانی پر جو کہ شیعوں کا جزو ایمان ہے۔ اکثر رونا پیٹنا ہوتا تھا۔ لوگوں کو روتا دیکھ کر میرے دل پر عجیب طرح کی کیفیت طاری ہوتی تھی میں سوچتا تھا۔ کہ یہ کس وجہ سے رو رہے ہیں۔ اور کیوں اس قدر نالہ آہ و فغاں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کی علت حضرت سیدنا امام حسین ع کی شہادت ہے۔ اور چونکہ اکثر یہ مسئلہ وہاں سنا کرتا تھا کہ جو رووے یا رونے کی صورت بنائے۔ وہ جنتی ہے۔ میں بھی اکثر رونے کی صورت بنالیا کرتا تھا۔ رونا تو آتا نہیں تھا۔ یہ روایت بھی اکثر زبان زد عام ہوتی تھی۔ کہ حضرۃ سیدۃ النساء وہاں حاضر مجلس ہوتی ہیں۔ اور وہ محبین کے آنسو اکٹھے کیا کرتی ہیں جن کی قیمت بہشت ہے۔ یہ مسئلہ سن کر مجھے خیال ہوتا تھا۔ کہ پھر عیسائیوں اور شیعوں کے مدار نجات میں فرق کیا ہے کیونکہ وہ یسوع کے کفارے کے قائل ہیں۔ اور شیعہ اصحاب حضرت امام حسین رض کی شہادت کو باعث نجات سمجھتے ہیں۔ ایک خیال میرے دل میں اور گذرتا تھا۔ کہ دنیا میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہمیشہ مرے ہوؤں کو روتے ہیں۔ لیکن امام حسین تو بروئے قرآن شریف زندہ ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ شیعہ صاحبان اتنی صدیوں سے اس پاک امام کے زندہ ہونے

پر روتے پیٹتے ہیں۔ کون آدمی ان پر عقلمند کے لفظ کا اطلاق کر سکتا ہے۔ بالفرض اگر وہ ان کو زندہ نہیں مانتے ہیں۔ تو کیا سبب ہے کہ اب تک وہ روتے پیٹتے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ سنیکا فلاسفر کے خیال کے مطابق اور مشاہدہ کی رو سے یہ بات ثابت ہے کہ غم کو عرصہ بھلا دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے۔ تو پہلے دن جو غم وہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ اسی حد تک دوسرے دن ان کو نہیں ہوتا۔ اور رفتہ رفتہ ان کی یاد سے بالکل جاتا رہتا ہے۔ تو پھر معلوم نہیں۔ کہ کن دلائل کی رو سے شیعہ انسانی فطرت کے برخلاف قرآن شریف کے حزن کے لفظ پر جو حضرت یعقوب کے بارے نازل ہوا ہے۔ حضرت امام حسین کی شہادت پر رونا پیٹنا جائز سمجھ بیٹھے ہیں +

بچپن سے ہی میرے کان ان کہانیوں سے آشنا کئے گئے جو کہ یہ ظاہر کرتی تھیں۔ کہ صحابہ کبار کو آنحضرت صلعم کی صحبت سے کوئی فائدہ مترتب نہ ہوا اور حضرت علی کا رتبہ علی طور سے آنحضرت سے بڑھ کر تھا۔ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے شیعوں کو یا علی کہتے ہی سنا کبھی ان کے منہ سے خدا اور رسول کا نام سنا۔ گالیاں دینا تو ان کی دوسری نیچر ہے +

ایک دلیل عقلی جو میرے خیال میں گذری۔ اور جو کہ انکے ماتم دبکا پر اعتراض وارد کرتی ہے۔ یہ ہے۔ تکلیف اس درد یا کیفیت کا نام ہے۔ جو ایک شخص محسوس کرے۔ وہی چیز جو کہ ایک شخص کے واسطے تکلیف ہو سکتی ہے۔ وہی شے دوسرے کے واسطے خوشی کا باعث ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو اتنی خوشی ہو کہ وہ خوشی کے مارے مر جائے۔ تو وہی خوشی اس کے لئے باعث مصیبت بن گئی حالانکہ عوام کی نظر میں وہ خوشی تھی۔ اسیطرح اگر شیعہ اصحاب کہیں کہ ہم امام علیہ السلام کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر روتے ہیں۔ تو پہلے ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ثابت کریں۔ کہ آیا وہ ان کو تکلیف سمجھتے تھے یا خوشی۔ لیکن وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ تکلیفیں خیال کرتے تھے۔ ایک شخص جو کہ تعلیم اور اس کے نتائج سے بالکل بیخبر ہے۔ ایک طالب علم کو شب بیداری کرتے اور پڑھتے دیکھ کر ضرور خیال کرتا ہے۔ کہ اس طالب علم کو سخت تکلیف ہے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ طالب علم کو پڑھنے میں کسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسیطرح شیعوں کی مثال اس ان پڑھ اور جاہل آدمی کیطرح ہے۔ غرض اس پر میں زیادہ طول نہیں دینا چاہتا۔ میں اب خلافت کے معاملہ پر ان دلیلوں کو پیش کرتا ہوں۔ کہ جن کی رو سے میں نے صحابہ کی خلافت کو برحق مانا۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں مومنوں کی نشانیاں بتاتا ہے۔ اور ان کی رو سے صحابہ ایک سچے مومن ثابت ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر کی نسبت اللہ تعالیٰ رفیق کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اور از انجملہ ان کے بہت سی آیات قرآن شریف ہیں جو کہ ثابت کرتی ہیں۔ کہ صحابہ کبار ایک مخلص اور باخدا اور پکے مومن تھے۔ شیعہ اصحاب یہ قول پیش کرتے ہیں۔ کہ صحابہ نے بزور خلافت چھین لی۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ خلافت کا وعدہ اللہ نے سورۂ نور آئیت استخلاف میں مومنوں اور صالحوں سے کیا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ خود خلیفے بناتا ہے۔ تو پھر اس آیت سے تو صاف طور سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کبار مومن اور صالح تھے۔ اور خدا کی مرضی کے خلاف وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ ان تینوں اصحاب کی خدا کے سامنے کیا ہستی تھی۔ اور بالفرض اگر شیعوں کے عقیدہ کو مانا جائے۔ کہ واقعی حضرت علیؓ کو خلافت کی خواہش تھی۔ اور وہ کامیاب نہ ہوئے۔ تو شیعوں کا فرض ہے۔ کہ حضرت علی کو مومن ثابت کریں +

غرضکہ تمام شبہات صحابہ کی نسبت میرے خلافت راشدہ کے مطالعہ سے عنقا کی طرح صفحہ ہستی سے معدوم ہو گئے۔ اور میں شیعہ سے سُنی ہو گیا۔ اب میں نے کتب احمدیہ کا مطالعہ شروع کیا۔ اور غور کیا۔ تو اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ واقعی حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے مسیحیت اور مہدویت میں سچے تھے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورۃ نور آئیۃ استخلاف میں خلیفہ بنانیکا وعدہ کیا ہے۔ اور ان کی نشانیاں یہ بیان کی ہیں کہ ان کے خوف کو مبدل بہ امن کیا جائیگا۔ اور ان کے دین کو تمکین کیا جائیگا۔ سو حضرت اقدس صاحب کی تعریف پر یہ پورے پورے طور سے عائد آتی ہے۔ لیکن پھر میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا۔ کہ پہلے خلیفوں کو تو حکومت ملی تھی۔ لیکن حضرت اقدس صاحب کے پاس نہ تھی۔ تو فوراً ہی یہ سوال حل ہو گیا۔ کہ اس زمانے میں اسلام پر اس کے وجود کی بیخکنی کے لئے تلوار سے حملے ہوتے تھے۔ اس واسطے ضروری تھا۔ کہ ان کو اپنے بچاؤ کی خاطر حکومت بھی نصیب ہو۔ لیکن اس زمانہ میں تصانیف اور تالیف نے وہ زور پکڑا ہے۔ کہ دنیا اسکو جانتی ہے۔ سو اس زمانے میں جو خلیفہ ہوتا۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ دلیل و برہان لیکر آئے۔ حضرت اقدس صاحب کی تصانیف سے اور ان کے لیکچروں سے جو انہوں نے لوگوں کی ہدایات کے لئے دیئے۔ پورے طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ واقعی خلیفہ تھے۔ ان کی تصنیف براہین احمدیہ ایسی زبردست اور کامل کتاب مانی گئی ہے۔ کہ دشمن بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ اس جیسی کتاب اسلام کے متعلق کسی نے نہیں لکھی۔ غرضکہ آیات بینات جنکا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ کہ ہر نبی کے ساتھ ہونی ضروری ہیں۔ وہ حضرت صاحب کے ساتھ تھیں اور موقعہ کے موافق تھیں۔ جسطرح کہ نبیوں کو ان کے زمانہ کے مطابق آیات دی گئیں۔ پھر مسیح کا زمانہ بتایا گیا تھا۔ کہ اس کے زمانہ میں اسلام دیگر دینوں پر غالب کیا جائیگا۔ اور میرزا صاحب نے واقعہ میں اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کر کے دکھلا دیا ہے۔ پس آپ ہی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ سچے نبی کا معیار ایک مومن کی زبانی یہ بیان فرماتا ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اسکا جھوٹ اسکو پڑ گیا۔ اور اگر یہ سچا ہے۔ تو اسکی بعض پیشگوئیاں تم پر صادق آئینگی۔ سو اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جھوٹا آدمی دنیا میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور ضرور ہے کہ وہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو گورنمنٹ اس آدمی کو فوراً جیل بھیجدیتی ہے جو جھوٹا تحصیلدار یا تھانیدار ہونے کا دعوے کرے۔ تا وہ پبلک کو دھوکا نہ دے۔ تو کیا وہ غیور خدا جو سب سے اعلیٰ ہے۔ یہ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ ایک شخص اس کی طرف سے ہونیکا جھوٹا دعویٰ کرے۔ اور پھر وہ سزا سے بچ جائے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی عقل سلیم اسکو نہیں مان سکتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام میں ایک شرف اور خصوصیت ہے۔ کہ اسکی تائید اور تجدید کے لئے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہینگے۔ خدا تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسےٰ سے تشبیہ دیتا ہے۔ جیسا کہ کما کے لفظ سے ثابت ہے شریعت موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسےٰ تھے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ میں توراۃ کو پورا کرنے آیا ہوں۔ اسی طرح شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آئے۔ اور قیامت تک آتے رہیں گے۔ اور اسی طرح سے آخری خلیفہ کا نام بلحاظ مشابہت اور بلحاظ مفوضہ خدمت کے مسیح موعود رکھا گیا۔ اور پھر یہی نہیں۔ کہ معمولی طور سے اسکا ذکر ہی کر دیا ہو۔ بلکہ اس کے آنے کے نشانات بتفصیل کل کتب سماوی میں بیان فرمادئے ہیں ساری قومیں۔ یہودی عیسائی اور مسلمان متفق طور سے اس کی آمد کے قائل اور منتظر ہیں۔ پس ایک ایسا شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے عظمت دی اور جس کے لئے ساری قومیں منتظر ہیں۔ اسکا نہ ماننا کیسا ظلم ہے جبکہ آسمان پر اللہ تعالیٰ نے اس کے تائیدی نشان ظاہر کئے۔ اور زمین پر بھی معجزات دکھائے۔ اس کی تائید کے واسطے طاعون آیا۔ اور کسوف خسوف اپنے مقررہ وقت پر بموجب پیشگوئی عین وقت پر ظاہر ہو گیا +

بہت سے مسلمان اولیاء نے مسیح موعود کے آنے کا وقت لکھا ہے۔ کہ وہ چودہویں صدی میں آئیگا۔ حجج الکرامہ میں صدیق حسن خاں نے اسی چودہویں صدی کے متعلق لکھا ہے۔ تیرہویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی تھی۔ اور لکھا ہے کہ چودہویں صدی مبارک ہوگی۔ اسلام اسوقت اس بیمار کی طرح ہے۔ جسکا جام زندگی لبریز ہو چکا ہے۔ اسلام پر ظلم کیا گیا۔ اور چاروں طرف سے دشمن اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

کا یہ وعدہ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کسوقت کے لیئے کیا گیا تھا۔ حفاظت قرآن سے مراد اوراق کی حفاظت مقصود نہیں بلکہ اس کی تشریح ایک حدیث میں ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک دن آئیگا جب کہ قرآن شریف دنیا سے اُٹھ جائیگا۔ تو ایک صحابی نے پوچھا۔ کہ کیا مسلمان نہ رہیں گے۔ تو اس وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ کیا یہودی توریت نہیں پڑھتے اور کیا عیسائی انجیل نہیں پڑھتے۔ قرآن کے اٹھ جانے سے مراد یہ ہوگی۔ کہ قرآن شریف کا علم اٹھ جائیگا۔ اور اس وقت ابنائے فارس میں سے مطابق اس حدیث کے لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس ایک آدمی آئیگا۔ جو کہ قرآن کی کھوئی ہوئی عظمت اور بھولی ہوئی ہدایات اور ثریا پر اٹھ جانے والے ایمان کو دوبارہ دنیا میں پھیلائیگا۔ غرض جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اس کے خدائی نشان بھی ہوتے ہیں۔ صرف زبانی دعویٰ ہی قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔ منجملہ دو علامات کے جو مسیح موعود کے متعلق اللہ اور رسول کی کتابوں میں ہیں۔ ایک اونٹوں کی سواریوں کا معطل ہو جانا بھی ہے چنانچہ اس مضمون کو قرآن شریف نے بالفاظ ذیل بیان کیا ہے واذ العشار عطلت۔ اور حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا۔ دیکھئے اب اس پیشگوئی کے پورا ہونیکے کیسے کیسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ حجاز ریلوے کے تیار ہو جانے پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سفر بجائے اونٹ کے ریل کے ذریعہ ہوا کریں گے۔ اور اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ان پیشگوئیوں میں مسیح کا لفظ کوئی نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف میں تو مسیح موعود کا نام کہیں نہیں آیا۔ سو اس کے واسطے انکو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ حضرت صاحب خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور خاتم الخلفاء کا قرب قیامت کے وقت ظہور ہونے کا وعدہ قرآن شریف میں موجود اور حدیث میں اس خاتم الخلفاء کو مسیح موعود کے لفظ سے نامزد کیا گیا ہے ✦

اب صرف یہ معاملہ فیصلہ طلب ہے۔ کہ نبی کا لفظ حضرت صاحب پر عاید ہوتا ہے۔ کہ نہیں۔ نبی کا لفظ نباء سے نکلا ہے۔ اور نبا کہتے ہیں خبر دینے کو۔ اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والیکو۔ یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو۔ مخلوق کو پہنچانیوالا اسلامی اصطلاح کے رو سے نبی کہلاتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے۔ انبئونی باسماء ھٰؤلاء۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ نبی اور رسول میں فرق ہے۔ لیکن قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ نبی اور رسول کے لفظ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سورۃ الشعراء میں ان نبیوں کو جن کے پاس شریعت نہیں تھی۔ رسول کے لفظ سے پکارا گیا۔ اور انکو بھی جو شریعت رکھتے تھے۔ رسول کے لفظ سے پکارا گیا۔ اور ان کو جو شریعت نہیں رکھتے تھے۔ نبی کے لفظ سے پکارا گیا۔ اور ان کو بھی جو شریعت رکھتے ہیں۔ نبی کے لفظ سے پکارا گیا۔ سو ثابت ہے کہ نبی یا رسول کا صاحب شریعت ہونا ضروری نہیں۔ سورہ شعراء سیپارہ ۱۹ سورہ لیسین ۲۲ سیپارہ۔ سورہ مائدہ ۶ سیپارہ کو ملاحظہ کریں ✦

قاعدہ کی بات ہے۔ کہ اگر انکو اگر نمونہ دیا جاوے۔ تو اس کے متعلق اس کے تمام شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح خدا تعالیٰ نے اسلام میں پہلے بھی کامل اور ولی آدمی پیدا کئے۔ جن کے ساتھ وہ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا رہا۔ اور اگر مانا جاوے۔ کہ خدا نے یونہی چھوڑ دیا۔ تو خدا میں عیب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ خدا نہیں رہتا۔ اس لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ اب خدا نہیں بولتا۔ خدا پر حملہ کرنا ہے۔ تمام لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس صاحب علیہ السلام نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ کیا معجزات کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ کیا لیکھرام کو بموجب پیشگوئی عین وقت پر دن دہاڑے انہوں نے قتل ہوتے نہیں دیکھا۔ کیا ڈوئی جو سمندروں کے پار رہتا تھا۔ اس کی تباہی کو انھوں نے مشاہدہ نہیں کیا۔ عبد اللہ آتھم کا انجام ملاحظہ کریں غرضیکہ جو میرزا صاحب کے مقابل کھڑا ہوا۔ ذلیل ہوا اور خواری کے ساتھ مرا۔ غلام دستگیر قصوری۔ محی الدین لکھوکے والا۔ مولوی چراغدین جموں والہ کو دیکھیں۔ کہ ان کا حشر کیا ہوا ✦

عموماً یہ بھی اعتراض بے وقوف کرتے ہیں۔ کہ کوئی نیا معجزہ دکھایا جاوے۔ تب مانیں کہ میرزا صاحب سچے ہیں۔ لیکن ان کو جاننا چاہیے۔ کہ خدا کسی کے کہنے پر کوئی معجزہ نہیں دکھاتا۔ خدا کسی کے ماتحت ہو کر نہیں چلتا۔ کہ وہ کسی کی مرضی کے تابع ہو وہ نشان دکھاتا ہے۔ مگر اپنی مرضی کے موافق دکھلاتا ہے۔ کیا ان سے تسلی نہیں ہوتی۔ کہ وہ اور مانگتے ہیں۔ غرضیکہ یہ وہ دلائل ہیں جن سے مجھے خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی طرف ہدایت کی اور میں ایمان لایا کہ واقعی حضرت اقدس صاحب سچے مسیح موعود اور مہدی تھے۔ اور خدا کے پیارے نبی اور امام زمانہ اور مجدد تھے۔ اب میں جناب خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دست بستہ ملتمس ہوں۔ کہ مجھے بھی جماعت احمدیہ میں شامل کر لیا جاوے۔ اور میرے لئے دعا مانگی جاوے کہ اللہ تعالےٰ میرے دین میں استقامت بخشے۔ اور دوسرے نوجوانوں کو بھی خدا میری طرح راہ ہدایت عطا فرماوے ✦

الراقم شیخ نور حسین سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر

اسلامیہ کالج لاہور

تبلیغ اسلام

تبلیغ اسلام کا فرض مسلمانوں پر خود اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اپنے نفس کے مقرر کردہ فرائض کو پورا کرنے کی طرف پوری توجہ کیجاتی ہے اور دنیاوی حکومتوں کے بنائے ہوئے قواعد کو پورا کرنیکا خیال رکھا جاتا ہے مگر احکم الحاکمین کے احکام سے غفلت کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اور آسمانی قوانین کا توڑنا بالکل معمولی سمجھا جاتا ہے ✦

اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمان تبلیغ کے کام کو ہی بالکل بھول گئے ہیں۔ اور جانتے ہی نہیں کہ تبلیغ کا کیا طریق ہے۔ مسلمانوں میں سے اکثر تو وہی ہیں۔ جنکو تبلیغ سے کچھ سروکار ہی نہیں۔ اپنے مطلب سے کام ہے۔ کوئی مرے یا جئے۔ گمراہ ہو یا ہدایت پائے۔ ان کی بلا سے بلکہ اگر کسی علاقہ یا ملک کی گمراہی کا حال سن بھی لیں تو کہدیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ نگران ہے ہمارا اس معاملہ سے کیا تعلق ہے اس کا بھیجا ہوا دین ہے۔ وہ آپ حفاظت کرے گا ✦

کچھ لوگ ایسے ہیں۔ کہ جو تبلیغ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مگر ایسے بُرے طریق سے کہ الامان اپنے مطلب و مدعا کے خلاف بات سنی۔ اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ کسی کو سمجھانا تو الگ رہا۔ الٹا مذہب سے بدظن کر دیتے ہیں ✦

واعظوں کی ایک اور جماعت ہے۔ جو تبلیغ کے شوق میں مذہب ہی کو بھلا بیٹھتی ہے۔ اور بجائے لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانے کے خود ان کے ہم خیال بن جاتی ہے۔ اس جماعت کو صلح کل بننے کی خواہش دامنگیر ہے اور اسی میں اپنا فخر جانتی ہے۔ کہ ایک فرقہ و مذہب سے ہم گھل مل کر رہتے ہیں۔ یہ جماعت بھی بجائے فائدہ رساں کے نقصان رساں ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال سے بجائے دین میں ترقی ہونے کے بے غیرتی اور بے حمیتی کی ترقی ہے۔ اور تعصب مذہبی جسکے بغیر کسی مذہب کا قیام ہی نہیں ہو سکتا۔ بالکل دور ہو جاتا ہے ✦

غرض کہ تبلیغ میں کمی آجانیکی وجہ سے مسلمان تبلیغ کے طریقوں سے بالکل ناواقف ہو گئے ہیں۔ اور ان میں یہ مادہ ہی نہیں رہا۔ کہ حق بات کو بغیر کسی قسم کی کمی بیشی کے لوگوں تک کسطرح پہنچا دیا جائے۔ کہ نہ تو مداہنت ہو۔ اور نہ کوئی پردہ ہو اور نہ سختی اور درشتی سے کام لیا جائے۔ بلکہ نہایت عمدگی سے ان طریقوں کو اختیار کیا جائے۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر اثر ہو ✦

جن لوگوں نے احسن طریق سے تبلیغ دین کی ضرورت کو محسوس کیا بھی ہے۔ تو وہ احسن کے معنے ہی نہیں سمجھے ہیں۔ انہوں نے یہ دیکھا۔ کہ جب لوگ ہماری بات سنتے ہی نہیں۔ تو آؤ ان کے مطلب کے مطابق باتیں کریں۔ تا وہ ہماری باتوں پر کان دھریں مگر اسکا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ خود ایمان میں کمزوری پیدا ہو گئی ؏

تبلیغ دین کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات یہ تھی۔ کہ فطرت انسانی کا مطالعہ کیا جاتا۔ اور پھر مختلف ممالک کے لوگوں کی عادات پر فرداً فرداً غور کیا جاتا۔ اور ہر ملک کے مناسب حال کوئی ایسی راہ نکالی جاتی۔ جسکا اثر سب کے دل پر نیک پڑتا۔ مثلاً بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ جو تحریر نہیں پڑھ سکتے۔ اور ایک لائق لیکچرار کا لیکچر سنکر متاثر ہو جاتے ہیں تو خادمان دین کا کام تہا۔ کہ وہ پہلے دین اسلام کی اشاعت کے لئے ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع کرتے۔ ایسی طبائع اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ لیکچر کی بجائے زبانی باتوں سے بہت نفع حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے مقرر کئے جاتے جو لوگوں میں پھر پھر کر زبانی باتیں کریں اور دین اسلام کی خوبیاں انہیں سنائیں۔ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ تحریر کے ذریعہ زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کیلئے ایسی تحریروں کا ذخیرہ جمع کیا جاتا جنمیں اسلام کی خوبیاں ہوتا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو تحریروں میں سے اخبارات کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ انہیں اخبارات کے ذریعہ تبلیغ ہو۔ بعض کتب کو زیادہ وقعت دیتے ہیں۔ انہیں کتابوں کی اشاعت کیجائے بعض نظم کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ انکے لئے منظوم کلام پیش کیا جائے غرض کہ ہر قسم کی فطرت کے لئے سامان مہیا ہونا چاہئے۔ تا وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت کو پہنچ سکے ؏

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بادشاہوں کو خطوط روانہ کئے تو آپ نے یہ معلوم کر کے کہ بادشاہ بغیر مہر کردہ خطوط کی پرواہ نہیں کرتے ایک مہر بنوائی۔ اور خطوں پر لگوائی۔ مگر ساتھ ہی اصل مضمون میں کوئی دہوکا نہیں کیا۔ بلکہ صاف لکھدیا۔ کہ اگر تم مسلمان نہیں ہوگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور خدا تعالے کے حضور میں جوابدہ ہوگے۔ لیکن چونکہ مہر کردہ خطوط کا پڑھنا بادشاہوں کی عادت میں داخل ہو چکا تہا اس لئے اس ظاہری سبب سے فائدہ اٹھا لیا۔ مگر اب مسلمان ان باتوں کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ مگر دیگر مذاہب ان تدابیر سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مسیحی مذہب کے مناد ہر جگہ پہنچکر ملک کی رسوم وعادات کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا مصنوعی خدا لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کامیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی ایک پادری نے چین سے ایک ولائتی اخبار میں شائع کیا ہے۔ کہ چین کے لوگ زبانی باتوں کو باور نہیں کرتے۔ مگر تحریر سے بہت متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور جو کچھ کتاب میں لکھا پاتے ہیں اُسے بالکل درست سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس بات کو دیکھ کر ہم نے چین میں اناجیل اور بائبل کے مختلف حصے تقسیم کرنے شروع کر دئے ہیں جسکی وجہ سے چینیوں میں مسیحیت زور سے پھیلنے لگی ہے ؏

ہمیں اس واقعہ کو پڑھ کر عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور ہر ملک و قوم کی عادات کا مطالعہ کر کے ان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کرنا چاہئے۔ وقت نازک ہے اور ہم اپنے حریفوں سے بہت پیچھے رہ چکے ہیں۔ اب وقت ہے۔ کہ جلدی اپنی کمزوری کو پورا کیا جائے اور اسلام کی اشاعت میں جو کمی ہوئی ہے اسے دور کر کے مسلمان اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تدبر اور غور سے کام لینے کے دن ہیں۔ نہ اندھا دھند کام کرنے کے ؏

مراکش میں فرانس

اسلام سچا مذہب ہے۔ اسکی سچائی اظہر من الشمس فی رابعۃ النہار ہے۔ قرآن شریف ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی ثبوت اسلام کی صداقت پر قائم کرتا رہتا ہے۔ قرآن شریف میں صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ جب یاجوج ماجوج کا اقتدار دنیا میں بڑھ جائیگا۔ تمام اعلے اور عمدہ مقامات جو کہ کرہ زمین کی کمر بن سکتے ہیں۔ ان کے ماتحت ان کے مقبوضات بن جائینگے۔ حزقیل کے پڑھنے والے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یورپین قوموں کو (یاجوج ماجوج) کہا گیا ہے اور یہانتک وضاحت سے کام لیا گیا ہے کہ ان کے ملکوں اور شہروں کے نام لئے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم عہد نامہ عتیق سے ناظرین کی سہولت کے لئے اصل عبارت نقل کر دیتے ہیں تاکہ پڑھنے والا خود دیکھے کہ ہماری بات کیسی وزنی اور مضبوط ہے۔ "خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج! روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں۔ تو اپنی جگہ سے اُتر کی دور اطراف سے آویگا .... تو میرے اسرائیلی لوگوں کا سامنا کرنے آویگا۔ اور زمین کو بادل کی طرح چھپا لیگا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤنگا۔ تاکہ غیر قومیں مجھے جانیں جسوقت میں اے جوج! انکی آنکھوں کے آگے تجھ ہی سے اپنی تقدیس کرواؤں اور خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے۔ کیا تو وہی ہے۔ کہ جس کی بابت میں اگلے زمانے میں اپنے خدمت گذار اسرائیلی نبیوں کی معرفت جو گذرے برسوں میں اور دنوں میں نبوت کرتے تھے۔ بولا۔ کہ میں تجھے ان پر چڑھا لاؤں گا ...... میں وبا بھیج کے اور خونریزی کر کے اسے سزا دونگا" حزقیل باب ۳۸۔ اس حوالہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ روس توبالسک اور ماسکو کے سردار کو یہاں ماجوج کہا گیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ شمال کی اطراف سے آویگا۔ اور زمانہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور پھر اس کی ہلاکت جنگوں اور وبا کے ذریعے سے ہوگی۔ اسیطرح حزقیل ۳۹ باب میں یوں لکھا ہے "اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پرواہی سے سکونت رکھتے ہیں۔ ایک آگ بھیجونگا۔ اور وے جانیں گے۔ کہ میں خداوند ہوں۔ اسیطرح میں اپنے مقدس نام کو اپنے گروہ اسرائیل کے بیچ ظاہر کرونگا اور آگے کو میں نہ ہونے دونگا۔ کہ وے میرے پاک نام کو بے حرمت کریں" اس حوالہ میں ماجوج کا ملک انکا عقیدہ اور انکی ہلاکت کی بابت پیشگوئی فرمائی ہے۔ پس حزقیل کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے یورپ کی طاقتوں کو دو حصوں میں منقسم کیا ہے ایک قسم میں روس رکھا ہے اور اسکا نام جوج قرار دیا ہے اور دوسری قسم میں یورپ کی دیگر دول عظمی اور دولت جزیرہ کو شامل کیا ہے ؏

قرآن کریم نے وھم من کل حدب ینسلون میں یاجوج ماجوج کی ترقی اور اس کی عظیم الشان قوت کا بیان کیا ہے جو آخری دنوں میں اسے حاصل ہوگی۔ اور حزقیل نے یہ عقدہ حل کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کونسی قومیں ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی پیشگوئی کے ماتحت یورپ نے کل دنیا کے اعلیٰ مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور ہر جگہ علم وفضل پھیلا رہا ہے۔ مراکش چند سال پہلے نہایت گری ہوئی حالت میں تہا۔ مگر اب فرانس کے ماتحت خاص طور پر ترقی کر گیا ہے چنانچہ ۷ ار نومبر کے مؤید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانس نے مراکش میں بڑی ترقی کی راہیں کھولدی ہیں۔ اور ایک جرمنی سیاح نے مراکش میں پانچ سیاحتیں کی ہیں۔ اور وہ لکھتا ہے کہ فرانس نے مراکش میں حیرت انگیز سرعت کے ساتھ اصلاحات کی ہیں۔ جنرل لیوتی نے جزائر مراکشیہ میں اچھا نظام قائم کیا ہے اور وہاں ریلوے لائین۔ سڑکوں کا قیام شفاخانے۔ مدارس ڈاکخانے۔ تار گھر اور ٹیلیفون احسن طور سے جاری کئے گئے ہیں اس کے بعد مؤید مراکشی بھائیوں کی خدمت میں نصیحت آمیز درخواست کرتا ہے کہ انہیں چاہئے۔ کہ ان منافع سے متمتع اور مستفید ہوں۔ اور انکا مقابلہ نکریں۔ ہاں تعلیم ملک میں پھیلائیں اور بچوں کو خوب تعلیم دلائیں۔ اور اس طریقے سے وہ اچھی طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ اور انکو چاہئے۔ کہ موجودہ نظامات سے جلدی منتفع ہوں کیونکہ یہ نظامات انکی اپنی قوم کبھی بھی جاری نہیں کر سکتی تھی۔ اگر وہ اس سے متمتع ہونگے۔ تو ان کے شہر اقتصادی اور علمی اعمال میں ترقی کر جائینگے۔ اور یہ سب باتیں تب ہو سکتی ہیں جبکہ وہاں ایک یونیورسٹی علوم وفنون کی قائم کریں۔ اگر وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھائینگے اور اسی سستی سے کام لینگے تو تجارت اور صناعت ان کے ہاتھ سے نکل جائیگی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیاوی اور دینی طور پر ذلیل اور خوار ہو جائیں گے۔ اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ جو لکڑی نہیں ٹوٹتی وہ بغیر ضعف کے نرم ہو جاتی ہے۔ اور جو نرم نہیں

222

خطبۂ جمعہ

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله اما بعد اعوذ بالله من الشيطن الرجيم واذ اخذنا ميثاقكم لا تسفكون دماءكم ولا تخرجون انفسكم من دياركم ثم اقررتم وانتم تشهدون ۰ الخ

اللہ تعالےٰ نے اپنے کامل احسان اور کامل فضل اور کامل رحمانیت سے مسلمانوں کو ایک کتاب دی ہے۔ اس کا نام قرآن ہے۔ میں نے اسکو سامنے رکھ کر بائبل اور انجیل کو پڑھا ہے۔ اور ژند اور وستا کو پڑھا ہے۔ اور ویدوں کو بھی پڑھا ہے۔ وہ اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتے۔ قرآن بڑا آسان ہے +

میں ایک دفعہ لاہور میں تھا۔ ایک بڑا انگریزی خوان اس کے ساتھ ایک اور بڑا انگریزی خوان نوجوان تھا۔ ہم ٹھنڈی سڑک پر چل رہے تھے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے ولقد یسرنا القرآن۔ مگر قرآن کہاں آسان ہے۔ میں نے کہا آسان ہے پھو دوسری کتابوں کو جمع کرتے اور انکی زبانوں کو سیکھتے۔ تو پہلے ہیں ان کتابوں کا ملنا مشکل اور پھر ان زبانوں کا سیکھنا مشکل اور پھر ان کو ایک زبان میں کرنا مشکل۔ پھر اس کی تفسیر کون کرتا۔ قرآن کریم نے دعوٰی کیا ہے۔ فیها کتب قیمه۔ جو کتاب دنیا میں آئی۔ اور جو اسمیں نصیحتیں ہیں۔ ان تمام کا جامع قرآن ہے باوجود اس جامع ہونے کے ایک ایسی زبان میں ہے جو ہر ایک ملک میں بولی جاتی ہے +

قرآن کریم میں تین خوبیاں ہیں۔ پہلی کتابوں کی غلطیوں کو الگ کرکے ان کے مفید حصہ کو عمدہ طور پر پیش کیا ہے۔ اور جو ضروریات موجودہ زمانہ کی تھیں۔ ان کو اعلےٰ رنگ میں پیش کیا۔ اس کے سوا جتنے مضامین ہیں اللہ کی ہستی۔ قیامت۔ ملائکہ کتب جزاء سزاء الہام اخلاق میں پیچیدہ مسئلے ہیں انکو بیان کیا +

جیسے کہ کوئی بدکار ہمارے مذہب پر ناپاک حملہ کرے۔ تو اس کے مقابلے کے لئے فرمایا۔ کہ انکو گالیاں مت دو۔ فیسبوا الله عدواً بغیر علم پھر وہ اللہ کو اپنی نادانی کے سبب گالیاں دینگے کذالك زينا لكل امة عملهم ہر ایک امت کے لئے وہ اعمال جو اس کے کرنے کے قابل تھے۔ وہ اس کے سامنے خوبصورت کرکے پیش کئے گئے تھے۔ مگر پھر اندھوں کے لئے روشنی کا کیا فائدہ میں نے اس کا مقابلہ دوسری کتابوں سے کیا ہے۔ انجیل کو دیکھو وہ تو اس سے شروع ہوتی ہے۔ کہ فلاں بیٹا فلاں کا۔ اور فلاں بیٹا فلاں کا۔ مگر قرآن کریم الحمد لله سے شروع ہوتا ہے۔ اور انجیل کے اخیر میں لکھا ہے۔ کہ پھر اس کو یہودیوں نے پھانسی دیدیا۔ ہماری کتاب کے آخر میں قل اعوذ برب الناس ملك الناس ۰ لکھا ہے +

بڑا افسوس ہے کہ مسلمانوں کے پاس ایک ایسی اعلےٰ کتاب ہے۔ مگر وہ عملدرآمد کے لئے بڑے کچے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر کوئی کسی کی انگل بھر زمین ظلم سے لے لیگا تو قیامت کے دن سات زمینیں اسکے گلے کا طوق ہونگی۔ مگر اس پر کوئی عمل نہیں ہے۔ اسیطرح معاملات میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک آدمی رات بھر سوچتا رہتا ہے۔ کہ کسی کے گھر روپیہ ہو تو اس سے کسی طریقہ سے لیا جاوے۔ پھر اگر کسی کسی طریقہ سے لے لیتے ہیں۔ تو پھر واپس دینے میں نہیں آتے۔ اسیطرح زنا۔ لواطت چوری۔ جھوٹ۔ دغا۔ غریب سے منع کیا گیا تھا۔ مگر آجکل نوجوان اسی میں مبتلا ہیں + اسی طرح تکبر اور بےجا غرور سے منع فرمایا تھا۔ لیکن اس کے برخلاف میں دیکھتا ہوں۔ کہ اگر کسی کو کوئی عمدہ بوٹ مل جائے۔ تو وہ اکڑتا ہے۔ اور دوسروں کو پھر کہتا ہے او ملیک مین۔ (کالا آدمی) دوسروں کی تحقیر کرتا ہے۔ اور بڑا تکبر کرتا ہے +

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو تشریف لے گئے۔ تو مکہ میں تو آپکو بہت سی سہولتیں تھیں۔ مکہ میں آپ کے چھوٹے بڑے۔ بوڑھے۔ اور ہر قسم کے رشتہ دار بھی تھے اور آپ کے حمائتی بھی وہاں بہت تھے + مکہ میں آپکے دوست غمخوار بھی تھے۔ اور آپ دشمنوں کو خوب جانتے تھے۔ اور ان کی منصوبہ بازی کا آپ کو خوب علم ہو جاتا تھا۔ اور آپ ان کی چالاکیوں اور اپنے بچاؤ کے سامان کو جانتے تھے۔ تو جب آپ مدینہ شریف میں تشریف لائے۔ تو آپ کو اس دشمن کی شرارت کا کچھ علم نہ ہوتا تھا۔ اور پھر آپ کے یہاں اور بھی دشمن تھے۔ بنو قینقاع اور بنو قریظہ اور بنو نضیر آپ کے دشمن تھے۔ اور پھر جہاں آپ اُترے تھے۔ وہاں ابو عامر راہب جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھا اس کا جتھا آپ کا دشمن تھا۔ یہود چاہتے تھے۔ کہ ایران کے ساتھ ملکر ان سے آپ کو ہلاک کروا دیں۔ اور عیسائی قیصر کے ساتھ ملنا چاہتے تھے۔ اور انھوں نے اپنے ساتھ غطفان اور فزارہ کو بھی ملا لیا تھا۔ یہ تو مشکلات آپکو تھیں +

اس سے بڑھ کر یہ کہ یہاں ایک منافقوں کا گروہ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ ان منافقوں نے عجیب عجیب کارروائیاں کیں۔ وہ آپ کے پاس بھی آتے تھے۔ اور آپ کے دشمنوں کے پاس بھی جاتے تھے +

اور بارہویں[12] بات جو اس سے بھی سخت تھی۔ وہ یہ کہ مکہ والے ان پڑھ تھے۔ اور وہ بے قانون تھے۔ ان کا مقابلہ صرف عقل سے ہی تھا۔ مگر یہاں تمام اہل کتاب پڑھے لکھے ہوئے تھے۔ اور ان کے پاس بڑی بڑی کتابیں تھیں۔ توراۃ اور انجیل اور اس کے سوا اور بھی کتابیں ان کے پاس تھیں +

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سوچا۔ کہ مدینہ میں مشکلات بہت ہیں۔ اس لئے آپ نے عیسائیوں اور مشرکوں سے معاہدہ کروا لیا + کہ

لا تسفكون دماءكم آپس میں خونریزی نہ کرنا۔ ولا تخرجون انفسكم من دياركم۔ ایک دوسرے کو اپنے ملک سے نکالنا نہیں۔ ثم اقررتم تم نے اقرار تو کیا۔ وانتم تشهدون اور تم گواہی دیتے ہو +

جیسے تم نے ہمارے ہاتھ پر اقرار کیا۔ کہنا تو آسان تھا۔ مگر معاملات میں دین کو دنیا پر مقدم کرکے دکھلانا..........

ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسكم پھر تم وہی ہو کہ تم نے عہد تو کیا۔ مگر ایفاء نہ کیا۔ اور تم خونریزی کرتے ہو۔ وتخرجون انفسكم اور تمہیں اس سے منع کیا تھا۔ کہ کسی کو اپنے گھر سے نہ نکالنا مگر تم انکو ان کے گھروں سے باہر نکالتے ہو۔ تظاهرون عليهم ان کی پیٹھ بھرتے ہو ظلم اور زیادتی سے۔ کبھی کبھی کوئی نیک کام بھی کر لیتے ہو۔ وان یاتوکم اسٰرٰی تفٰدوھم۔ اگر کوئی قیدی آجائے تو اسے چھڑا دیتے ہو۔ حالانکہ تمہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔ افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض۔ کتاب کے بعض حصے پر تو ایمان لاتے ہو۔ اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ فما جزاء من يفعل ذالك منكم الا خزي۔ تم تو دنیا کی عزت بڑھانے کے واسطے ایسا کرتے ہو۔ مگر پھر ایسوں کی جزاء یہ ہے کہ وہ ذلیل ہوں گے + آخرت کی ذلت تو ہوگی ہی +

وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور سخت ذلت اٹھائیں گے اور ان کو سخت سے سخت عذاب ملے گا۔ اور آخرت میں بھی انکو سخت عذاب میں دھکیلا جائیگا +

وما الله بغافل عما تعملون۔ اللہ تمہاری کرتوتوں سے غافل نہیں ہے +

اولٰئك الذين اشتروا الحيوة الدنيا۔ ورلی زندگی کو آخرۃ میں پسند کرتے ہو +

فلا يخفف عنهم العذاب تم سے عذاب کی تخفیف نہ ہوگی۔ اور تمہیں مدد الٰہی بھی نہیں ملے گی +

غور کر لو۔ فکر کر لو۔ اپنی بہتری کے لئے سوچ لو +

اطلاع ضروری

جلسہ قریب آرہا ہے۔ اور چونکہ احباب کی مہمان نوازی میں مکانوں کی گنجائش کا تخمینہ لگانا ضروری ہے اس لئے مہربانی فرماکر احباب سے مشورہ کرکے اپنے شہر کے ان احباب کی تعداد سے مطلع فرماویں۔ جن کے جلسہ میں شریک ہونے کی امید کیجاتی ہے۔ نام کی ضرورت نہیں۔ تخمینہ تعداد کی ضرورت ہے۔ والسلام

(نوٹ) جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کرکے مشکور فرماویں۔

(میرزا محمود احمد افسر بیت المال۔ قادیان)

التماس

جملہ ناظرین الفضل کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہر ایک جہلم کا زمین کس جگہ ہے اور کس حیثیت کے آدمیوں کو ملیگی۔ اور کب تک درخواستیں دیجا دینگی۔ اور کس افسر کو درخواست برائے حاصل کرنے آراضی کے دیجا سکتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو کافی پتہ معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار الفضل یا براہ راست خاکسار کو مطلع فرماکر مشکور فرماویں۔ والسلام

دیگر التماس

جملہ ناظرین الفضل کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ خاکسار اردو خوان اور عربی سے واقف اور تحریر کا کام بخوبی کرسکتا ہے۔ اگر کسی صاحب مالک اخبارات کے پاس کوئی جگہ خالی ہو۔ تو خاکسار کو طلب فرماکر مشکور فرماویں۔ اور دیگر اگر کسی صاحب محکمہ انہار کے پاس کوئی جگہ پنسال نویسی کی خالی ہو۔ تو بھی خاکسار کو مقرر فرماکر مشکور فرماویں۔ خاکسار بفضل تعالیٰ تحریر کا کام اچھی طرح سے کرسکتا ہے۔ والسلام

خاکسار نور محمد مخدوم عفا اللہ عنہ ...... موضع میاں ڈاکخانہ بیکری۔ تحصیل و ضلع جہلم

براہین احمدیہ حصہ پنجم

جس کا دوسرا نام دعوت الحق بھی ہے۔ اس کتاب میں حضور مغفور علیہ السلام نے مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دیئے

ہیں اور زلزلہ کی پیشگوئی کی تشریح فرمائی ہے۔ اور سورہ مومنین کی ابتدائی آیات کی عجیب و غریب تفسیر ہے جس میں حضور نے احمدی سلسلہ کا تصوف دکھایا ہے۔ دو لمبے چوڑے قصیدے بھی ہیں۔ جو معارف و حقائق قرآنیہ سے مملو ہیں۔

(قیمت صرف ۱۲ /)

چشمہ معرفت

یہ بے نظیر کتاب حضرت اقدس نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں لکھی ہے۔ آریوں نے جو اصول کسی مذہب کی صداقت کے لئے مقرر کئے ان پر ایک سیر کن بحث کی ہے اور آریہ مذہب کے عقائد کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے اور آخر میں سکھوں کے گورو کے اصل مذہب کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اسمیں ایک طالب حق کے لئے کافی دلائل جمع کردئے ہیں۔

قیمت دو روپیہ ۸ /

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں۔ چوٹوں۔ پھوڑوں۔ پھنسیوں ناسور وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ وہی مرہم ہے جو حواریوں نے حضرت مسیح کے زخموں کے لئے تیار کی تھی۔ ہر گھر میں ایک ڈبیہ کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی ڈبیہ ۲ آنہ بڑی ڈبیہ (۴) منیجر الفضل سے طلب کرو

مفرح یاقوتی

نہایت ہی مقوی دماغ اور مفرح دوائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ مستند اور معتبر اطباء و دوائیان کے موجود ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کے لئے ازبس مفید ہے ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ / (منیجر الفضل سے طلب کرو)

قادیان کے آریہ اور ہم

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو آیات بینات سے پر ہے اس میں اپنی بعض پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کیا ہے اور اس میں ایک نہایت لطیف نظم بھی ہے۔ (قیمت ۳ /)

خلافت احمدیہ

بجواب اظہار حق نمبر اول انجمن انصار اللہ نے شایع کیا ہے جس میں یہ بات ثابت کردی گئی ہے۔ کہ خلیفہ اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ انسان کا اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ جو لوگ اس سے یا خلافت مسیح سے انکاری ہیں ان کے واسطے یہ مسئلہ بہت اچھی طرح سے بلکہ واضح طور سے حل ہوگیا ہے۔ قرآن کریم و احادیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب سے حوالجات درج کرکے دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ہر ایک کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے رفاہ عام کے واسطے اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ۱ آنہ کے ٹکٹ آنے پر رسالہ مذکور ملسکتا ہے۔ (منیجر الفضل)

اظہار حقیقت

بجواب اظہار حق نمبر ۲۔ انجمن انصار اللہ نے شایع کیا ہے جن احباب نے اظہار حق نمبر ۲ پڑھا ہے۔ ان کے واسطے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اظہار حقیقت کا مطالعہ فرماویں۔ اس کی خوبیاں پڑھنے پر معلوم ہونگی۔ قیمت ۱ آنہ۔ یعنی دونوں ٹریکٹ ۲ / کے ٹکٹ آنے پر ملسکتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی

اس کتاب میں جو بہت بڑے حجم کی ہے۔ حضور نے سچے اور جھوٹے الہام میں مابہ الامتیاز بتایا ہے۔ اور اپنی کئی سو پیشگوئیاں شواہد کے ساتھ مشرح و مفصل ارقام فرمائی ہیں جس کو پڑھ کر ایک مومن کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور منکر عنید پر حجت برہنہ قائم ہوتی ہے۔

قیمت صرف للعہ / چار روپے

ست بچن

اس کتاب میں حضور نے گورو نانک صاحب کا مذہب اسلام ثابت کیا ہے۔ اور اس کے لئے ان کے اشعار سے اور چولہ سے اور اس قسم کے دیگر شواہد سے کافی ثبوت بہم پہونچایا ہے۔ قیمت ۱۱ /